REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۹

لقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شمارہ ۱۰

ایڈیٹر :- خورشید احمد انور

ناشرین :- جاوید اقبال اختر ۔ محمد انعام غوری

شرح چندہ

سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۳۵ روپے
فی پرچہ ۲۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۱۸ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ ۔ ۶ امان ۱۳۵۹ ہش ۔ ۶ مارچ ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳ امان (مارچ) ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل کے ذریعہ مورخہ ۲۵/۲ کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"حضور کی عام صحت ٹھیک ہے ۔ البتہ دانتوں میں تکلیف ہے "

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

قادیان ۳ امان (مارچ) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔

الحمد للہ ؛

مسجد فضل لنڈن میں سالانہ تربیتی کلاس کا انعقاد

درسِ قرآن کریم، دلچسپ سوال و جواب ۔ علمی و تربیتی تقاریر ۔ کلاس سے متعلق بعض مفید آراء

رپورٹ مرتبہ :- مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ مقیم یوکے

سالانہ تربیتی کلاس ۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء سے شروع ہو کر ۴ جنوری ۱۹۸۰ء تک جاری رہی ۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لنڈن نے کلاس کا نہایت جامع پروگرام مرتب کروایا ۔ اس سلسلہ میں چند امور کا ذکر درج ذیل ہے :-

افتتاحی خطاب

۲۸ دسمبر بعد دوپہر محترم شیخ صاحب نے تربیتی کلاس کا افتتاح فرمایا ۔ افتتاحی دعا سے قبل آپ نے متعدد جماعتوں سے آئے ہوئے متعدد طلباء کو خوش آمدید کہا ۔ اور تربیتی کلاس کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ہمارے تمام جلسوں اور اجتماعوں اور کلاسوں کے انعقاد کے مقاصد ایک ہی ہوتے ہیں ۔ پھر آپ نے طلباء کو ان تین اہم مقاصد سے آگاہ کیا جو حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھتے ہوئے ارشاد فرمائے تھے :-

اوّل :- احباب جماعت کے درمیان باہمی تعارف و موانست پیدا ہو تا وہ ایک دوسرے کی خوشی و غمی میں شریک ہونے والے اور مشکل کے وقت مددگار ہوں ۔ یہ کلاس آپ سب کو ایک دوسرے سے متعارف کرے گی ۔

دوم :- احبابِ جماعت کی دینی معلومات میں اضافہ ہوتا ان کا ایمان یقینی درجہ پر پہنچ جائے ۔ اور دوسرے غیر از جماعت لوگوں کے اعتراضات و سوالات کے مدلل و شافی جوابات دینے کے اہل ہو جائیں ۔ تعلیمی پروگرام ایسا تجویز کیا ہے جس سے آپ سب بچے دینی معلومات زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکیں گے ۔

سوم :- احبابِ جماعت کو نظامِ جماعت اور اس کے تقاضوں کا علم حاصل ہو تا وہ اپنی تمام ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کے قابل ہو جائیں ۔ آپ بچوں کو ابھی سے ان ضروری امور سے آگاہ کرنا ضروری ہے ۔ تا نئی نسل اسلام و احمدیت کی خدمت گزار و شیدائی ہو ۔

اس افتتاحی تقریب میں طلباء کے علاوہ والدین اور متعدد عہدیداران جماعت نے بھی شرکت کی ۔

درسِ قرآن کریم

۲۹ دسمبر سے ۳ جنوری تک روزانہ نمازِ فجر کے بعد محترم شیخ صاحب قرآن مجید کا درس دیتے رہے ۔ طلباء کی تربیت و تعلیم کو ملحوظ رکھتے ہوئے روزانہ کسی ایک اہم مضمون کی چند آیات منتخب کر کے پہلے آپ تلاوت فرماتے پھر ترجمہ اور تشریح کی جاتی ۔ یکے بعد دیگرے آپ نے درج ذیل مواضیع پر طلباء کو خطاب فرمایا :-

(۱) ۔ اسلام میں نمازِ جمعہ میں شرکت کی اہمیت (حسب آیت ..... اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ ..... الخ)

(۲) اسلام میں اطاعت و فرمانبرداری کی اہمیت اور باہمی تنازعات کو نپٹانے کا طریق (حسب آیت ..... اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ..... الخ)

(۳) مسئلہ وفاتِ مسیح علیہ السلام (حسب آیت ..... وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ ..... الخ)

(۴) قرآن کریم بے مثل و مانند آسمانی کلام ہے (حسب آیت اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا ..... الخ)

(۵) انفاق فی سبیل اللہ کی برکات ۔ (حسب آیت مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ ..... الخ)

(۶) اسلام میں نماز کی پابندی ۔ بھوکوں کو کھانا کھلانے اور لغو مجالس سے پرہیز کرنے کی اہمیت (حسب آیت مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ..... الخ)

ساتویں روز آپ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں نماز کی پابندی کی اہمیت پر روشنی ڈالی ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے طلباء کے علاوہ اور بھی بہت سے احباب جماعت نے اس سلسلہ تدریس سے فائدہ اٹھایا ۔

طلباء کے سوالات کے جوابات

مقررہ پروگرام کے مطابق روزانہ بعد نمازِ عشاء ایک گھنٹہ کے لئے ایک علمی مجلس منعقد ہوتی رہی جس میں طلباء اپنی مرضی کے مطابق سوالات دریافت فرماتے اور مبلغین کرام ان کے جوابات دیتے ۔ اس پروگرام میں اکثر سوالات کے جوابات محترم شیخ صاحب نے خود ہی نہایت مدلل اور معقول رنگ میں دیئے ۔ دریافت کردہ سوالات میں سے چند ایک یہ تھے :-

(۱) خدا تعالیٰ کیا ہے اور اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آج بھی زندہ موجود ہے ۔

(۲) انسان کی پیدائش کی کیا غرض ہے ۔

(۳) انسان کے علاوہ دیگر آسمانی اور زمینی مخلوقات کی پیدائش کا کیا مقصد ہے ۔

(۴) چونکہ خدا تعالیٰ کو ہمارے تمام اگلے پچھلے اعمال کا علم ہے اس لئے کیا ہم اپنے اعمال میں مجبورِ محض نہیں ۔

(۵) شیطان کی پیدائش کی غرض کیا ہے ۔ کیا اس کا وجود انسان کے لئے گناہ کا موجب نہیں ہے ؟

(۶) سؤر ۔ بیمہ ۔ سود اور شراب کی ممانعت میں کیا حکمت ہے ؟

(۷) پردہ کے حکم کی کیا ضرورت ہے ؟

(۸) نماز کی مختلف حرکات مقرر کرنے میں کیا حکمت ہے ؟

(۹) جمعہ کی نماز میں خطبہ پہلے اور عید کی نماز میں خطبہ بعد میں، اس کی کیا حکمت ہے ۔ وغیرہ

اس قسم کے متعدد سوالات کے مفصل اور مدلل جوابات سن کر طلباء و دیگر حاضرین نے بہت علمی فائدہ اٹھایا ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ؛

(باقی دیکھئے صفحہ ۳ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر :- صدر انجمن احمدیہ قادیان ؛

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۶ امان ۱۳۵۹ ہش

اسلام میں نظم واطاعت کا بلند ترین معیار

اللہ تعالیٰ کی یہ وسیع و عریض کائنات ایک شمسی محور سے منسلک اور اس کے تابع ہونے کے باعث اپنے اندر کتنا محکم اور ابلغ نظام رکھتی ہے کہ بجز مشیّتِ ایزدی کے اس کا ایک ذرہ بھی اپنی مقررہ جولان گاہ سے سرِمُو تجاوز نہیں کرسکتا۔ بغور دیکھا جائے تو یہ مربُوط نظامِ کائنات جہاں تمام موجوداتِ عالم کے مفوضہ فرائض کی بجاآوری میں مدد دے رہا ہے، وہاں بذاتِ خود ان تمام موجودات کے قیام اور بقا کا بھی ضامن ہے۔

قرآنِ حکیم ہمارے سامنے اسی ایک طبعیاتی دلیل کو بار بار پیش کر کے جہاں اللہ تعالیٰ کی صفتِ خالقیت اور اس کے منتظمِ اعلیٰ ہستی ہونے کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔ وہاں بالواسطہ طور پر وُہ گویا ہمیں یہ سبق بھی دینا چاہتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی ذات والاصفات کائنات کے ان بے جان اور حقیر ترین ذرّوں میں بھی ایک گہرے نظم وضبط کی متقاضی ہے تو پھر اس کی نگاہ میں ایک ذی رُوح اور اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے انسان کو نظم واطاعت کے بدرجہ اولیٰ بلند تر مقام پر فائز ہونے کی ضرورت ہے۔

قطع نظر اس طبعیاتی دلیل کے خود انسان کا مدنی الطبع واقع ہونا بھی اس کی اس فطری احتیاج کو ثابت کرتا ہے کہ وہ ایک ایسے مربُوط ومنظم معاشرے کا جز بنے جو اس کی انفرادی اور اجتماعی دونوں حیثیتوں کے قیام اور بقا کا ضامن ہو۔ چنانچہ قرآنِ حکیم ایک مکمل اور جامع ضابطۂ حیات ہونے کے باعث اپنے متبعین کو اللہ تعالیٰ کے اُصولی ارشاد "وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا (سُورۃ آلِ عمران) کے تحت صرف منظم اجتماعی زندگی بسر کرنے کی ہی تلقین نہیں فرماتا۔ بلکہ اس اجتماعی زندگی کو بامقصد اور مفید تر بنانے کے لئے انہیں ایک مکمل نظامِ اطاعت بھی عطا کرتا ہے اور فرماتا ہے :۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔ (سورۃ النسآء)

اے ایمان والو! اللہ، اس کے رسولؐ اور اپنے فرمانرواؤں کی اطاعت اختیار کرو۔

اس اطاعت گزاری اور فرمانبرداری کا معیار کتنا بلند ہونا چاہیئے اور ایک مومن کس طور سے اس بلندترین معیار پر پورا اُتر سکتا ہے ؟؟ ان ہر دو سوالات کا مفصّل جواب ہمیں رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات میں ملتا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں :۔

(۱) ـــ علی المرء المسلم السّمعُ والطاعۃُ فیما احبّ ولو کرہ إلّا ان یؤمر بمعصیۃٍ۔ فان اُمر بمعصیۃٍ فلا سمعَ و لاطاعۃَ۔ (بخاری)

ہر مسلمان پر اپنے فرمانرواؤں کی ہر بات سننا اور اُن کے ہر حکم کی اطاعت کرنا فرض ہے خواہ اسے ان کا کوئی حکم اچھا لگے یا بُرا لگے۔ سوائے اس کے کہ وہ کسی ایسی بات کا حکم دیں جس میں خدا اور اس کے رسولؐ کے کسی حکم کی نافرمانی لازم آتی ہو۔ اگر وہ ایسی نافرمانی کا حکم دیں تو پھر ایسی ان کی اطاعت فرض نہیں۔

(۲) ـــ ان اُمّر علیکم عبدٌ مُجَدّعٌ یقودکم بکتاب اللہ فاسمعُوا له واطیعوا (مُسلم)

اگر ایسا غلام بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے جس کے اعضاء کٹے ہوئے ہوں۔ لیکن وُہ قانونِ الٰہی کے مطابق تمہاری قیادت کرے تو اس کو سُنو اور اطاعت کرو۔

متذکرہ بالا آیتِ قرآنی اور ارشاداتِ نبویؐ، اسلامی ضابطۂ اطاعت وفرمانبرداری کے بُنیادی اُصولوں کی تعیین کرتے ہیں)۔ اور ہر اُس شخص پر جو اپنے تئیں اسلامی نظامِ معاشرت کا جُزو قرار دیتا ہے۔ اس نظم وضبط کو ہمیشہ برقرار رکھنے اور حتی المقدور اس کی اطاعت میں تعاہد اختیار کرنے کی عظیم ذمہ داری عائد کرتے ہیں۔

اسلام کی اِن اصولی تعلیمات کی روشنی میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نظم واطاعت کے اِس باب میں اپنا جو بہترین اور فقید المثال نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے وہ ہمارے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلامی تاریخ کے اس بیش بہا ذخیرے میں سے "مشتے نمونہ از خروارے" کے مصداق صرف اس ایک مثال کو ہی لیجئے کہ آج کی منظم حکومتیں اپنے تمام تر وسائل اور وسیع اختیارات کو بروئے کار لانے اور ممکنہ حد تک تمام عملی تدابیر اختیار کرنے کے باوجود امتناعِ شراب نوشی کے جن قوانین کو عملی جامہ پہنانے میں بُری طرح ناکام ہو چکی ہیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کا محبوب اور برگزیدہ رسُول صلی اللہ علیہ وسلّم صرف ایک حکمِ امتناعی کے ذریعہ عربوں کے بلانوش معاشرے میں ایسی عمدگی کے ساتھ رائج کر دیتا ہے کہ وہ بدوی جو شراب کو اپنی زندگی کا جزوِ لاینفک قرار دیتے تھے، حرمتِ شراب نوشی کا حکم سُنتے ہی اسے ایک عضوِ معطّل کی طرح ہمیشہ کے لئے اپنے جسم سے کاٹ پھینکتے ہیں۔ اسلامی تاریخ کا یہ محیر العقول اور عظیم ترین انقلاب مرہون ہے صحابہ کرامؓ کے اس بے پناہ جذبۂ اطاعت و فرمانبرداری کا جو اُن کے رگ و پے میں دورانِ خون کی مانند دوڑ رہا تھا۔

الغرض رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلّم کی پاکیزہ صحبت میں رہ کر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نظم واطاعت کا جو درس لیا تھا وُہ انہیں کچھ ایسا ازبر ہوا کہ باوجود اس کے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ارفع و اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے۔ انہوں نے ظالم سے ظالم تر مسلمان حکمرانوں کے جور وستم بھی خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کئے۔ مگر اُن کے احکام کی اطاعت وبجاآوری میں کبھی سرتابی کی کوشش نہیں کی۔ یہ تھا السّمعُ والطّاعۃُ (یعنی سنو اور عمل کرو) کا وہ بہترین عملی مظاہرہ۔ جو صحابہ کرامؓ نے اپنی زندگیوں میں دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اسی اعلیٰ و ارفع ترین نمونہ کی توقع اسلام اپنے ہر متبع سے رکھتا ہے۔

آج جماعتِ احمدیہ کے افراد غلبۂ اسلام کی عظیم مُہم کو سَر کرنے کے لئے جس بے پناہ جذبۂ خلوص اور قابلِ رشک جانی ومالی قُربانیوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ بے شک اُن کا یہ ایثار ضرورتِ حقّہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ مگر ہمیں اپنے ذہنوں سے اس حقیقت کو کبھی فراموش نہیں ہونے دینا چاہیئے کہ ہماری یہ بے لوث قُربانیاں اسی صُورت میں بارآور ہوسکتی ہیں جب ہم اپنی جماعتی وحدت وشیرازہ بندی کو برقرار رکھنے کے لئے نظامِ سلسلہ کی مکمل اطاعت وفرمانبرداری کو اپنا شعار بنائیں۔ اور اس باب میں اپنے اندر وہی اوصاف وکمالات پیدا کریں جو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقدس اور پاکباز وجودوں میں جلوہ گر تھے۔ فی زمانہ حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا بڑا مقصد بھی یہی ہے کہ فرمانِ نبویؐ "ما انا علیہ واصحابی" کے بموجب ایک ایسی رُوحانی جماعت کا قیام عمل میں لایا جائے جو ہمہ تن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے رنگ میں رنگین ہو۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی امر کی جانب اپنی جماعت کو متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"تزکیۂ نفس کے لئے چِلّہ کشیوں کی ضرورت نہیں۔ رسُولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے چِلّہ کشیاں نہیں کی تھیں۔ ارّہ اور نفی و اثبات وغیرہ کے ذکر نہیں کئے تھے۔ بلکہ اُن کے پاس ایک اَور ہی چیز تھی۔ وہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں محو تھے۔ جو نور آپؐ میں تھا وہ اس اطاعت کی نالی میں سے ہو کر صحابہؓ کے قلب پر گرتا اور ماسوی اللہ کے خیالات کو پاش پاش کرتا جاتا تھا ...... اس وقت بھی خوب یاد رکھو وہی حالت ہے۔ جب تک وُہ نور جو خدا کی نالی میں سے آتا ہے، تمہارے قلب پر نہیں گرتا، تزکیۂ نفس نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸۰)

"اطاعت کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور سہل امر نہیں۔ یہ بھی ایک موت ہوتی ہے جیسے ایک زندہ آدمی کی کھال اُتاری جائے ویسی ہی اطاعت ہے ـــــ جو شخص پُورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔ حُکم ایک نہیں ہوتا۔ بلکہ حُکم تو بہت ہیں جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دُوسرا کھُلا رکھو۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۷۴)

پس ہم جو اپنے تئیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے عطا ہونے والے عظیم القدر خطابات "ما انا علیہ واصحابی" اور "وھی الجماعۃ" کے مصداق قرار دیتے ہیں اسی صورت میں ان عظیم القدر رُوحانی خطابات کے اہل قرار پا سکتے ہیں جب ہم اپنے تمام نفسانی جذبات اور دنیاوی عزّتوں کو پامال کرتے ہوئے جماعتی وحدت وشیرازہ بندی کو قائم رکھنے کی خاطر نظامِ سلسلہ کی کامل اطاعت وفرمانبرداری کو اپنا شعار بنائیں اور اس باب میں وہ قابلِ رشک نمونہ پیش کریں جو ایک منظم رُوحانی جماعت کے شایانِ شان ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خورشید احمد انور

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اللہ تعالیٰ کی صفات کا کامل مظہر تھا

آپ نے جس رنگ میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کو دنیا میں ظاہر کیا کسی اور نے ظاہر نہیں کیا اور نہ کوئی کر سکتا تھا

دوسری طرف آپ نے بنی نوع انسان کو دکھوں سے بچانے اور ہر قسم کے سکھ پہنچانے میں خلقِ عظیم کا مظاہرہ فرمایا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ اگست ۱۹۶۹ء کو الامتیاز کراچی میں خطبہ جمعہ کے دوران سورۃ الانعام کی آیات قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلالتِ شان اور رفیع الشان مقام پر روشنی ڈالی۔ حضور کے اس پُر معارف خطبہ کا ایک اقتباس ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے —————— (ایڈیٹر)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتیں اس رنگ میں کامل اور مکمل تھیں کہ کوئی انسان پہلوں اور پچھلوں میں سے ان کا مقابلہ ہی نہیں کر سکتا کیونکہ آپ نے کمالِ فنا کے ذریعہ ایک کامل حیات پائی تھی۔ آپ نے اپنی اس حیاتِ مقدسہ کو اپنی ذاتی اغراض کے حصول کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ آپ زندگی بھر توحیدِ خالص کے قیام میں ہمہ تن کوشاں اور بنی نوع انسان کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہے۔ ....

پھر لَا شَرِیْکَ لَہٗ میں بتایا کہ ایسا انسان شرک کی ہر راہ سے بچنے والا ہوتا ہے اور اللہ کی صفات اور اس کے جلووں کا مظہر ہوتا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کی صفات غیر محدود ہیں اور ان سب کا اپنے علم میں احاطہ کر کے ان کا مظہر بننا انسان کے بس کی بات نہیں۔ تاہم انسانیت کے ساتھ جن صفات اور ان کے جلووں کا تعلق ہے، ہر انسان بقدر استعداد اور کوشش ان کا مظہر بن سکتا ہے اور ایسے انسان کی زندگی دراصل اللہ تعالیٰ کے جلال کی مظہر اور اسی کی عظمت اور کبریائی کے قیام کا باعث ہوتی ہے۔ ایسی مبارک زندگیوں میں سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی مظہر اتم تھی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کی عظمت اور کبریائی کو قائم کرنے میں دن رات ایک کر دیا۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی ہر مخلوق خصوصاً بنی نوع انسان کو ہر قسم کے دکھوں سے بچانے اور ہر قسم کے سکھ پہنچانے میں اپنے خلقِ عظیم کا بے نظیر مظاہرہ کیا۔

پس حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اللہ تعالیٰ کی صفات کا کامل مظہر تھا۔ آپ نے جس رنگ میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال اور اس کی کبریائی کو دنیا میں ظاہر کیا۔ اس رنگ میں نہ کسی اور انسان نے ظاہر کیا اور نہ کر سکتا تھا کیونکہ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ کا کامل مظاہرہ آپ نے ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا سب سے زیادہ علم آپ ہی کو تھا کیونکہ جب تک الٰہی صفات کا علم نہ ہو اللہ تعالیٰ کی پیروی نہیں کی جا سکتی اور اس کی صفات کا مظہر نہیں بنا جا سکتا .... پس حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے یہ کہلوایا کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی معرفت کے نتیجہ میں ایک طرف عظمت و جلالِ الٰہی کو قائم کروں اور دوسری طرف بنی نوع انسان کی خدمت کرتا رہوں۔

اس وقت دنیا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ کے ہر دو پہلوؤں کے مظاہرے اور ہر دو جلووں کی محتاج ہے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا تعلق ہے دنیا اس سے ناواقف اور نا آشنا ہے۔ وہ چیز جو الٰہی عظمت و جلال کے مقابلہ میں کروڑواں حصہ بھی نہیں ہے بسا اوقات انسان اپنا سر اس کے سامنے جھکا دیتا ہے۔ حالانکہ ہر وہ سر جو خدا تعالیٰ کے آستانہ کے علاوہ کسی اور جگہ جھکتا ہے وہ ہمیں بتا رہا ہوتا ہے کہ دراصل دنیا کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی ضرورت ہے۔ لیکن لوگ آپ کے مقام کو پہچاننے اور اپنی ضرورت کو سمجھتے نہیں۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اسلام میں انسان کے جو حقوق قائم کئے ہیں ان سے بڑی بے اعتنائی برتی جا رہی ہے۔ انسانی حقوق ادا نہیں ہو رہے ہیں......

غرض بنی نوع انسان کا خادم بننا اور بنی نوع انسان کا ہمدرد و غمخوار بننا ہر ایک احمدی کا فرض ہے......... ایک طرف تو ہم توحیدِ خالص پر قائم ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے نہ کوئی رشتہ باقی رہے نہ کسی اور سے کوئی محبت باقی رہے۔ صرف اللہ تعالیٰ پر توکل ہو۔ دنیا کے جتنے رشتے ہیں، دنیا کے جتنے تعلقات ہیں، وہ خدا میں ہو کر اس کی رضا کے لئے اور اس کی ہدایت کے مطابق ہوں۔ یہ دنیا اگرچہ تعلقات پر قائم ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کہے کہ ان رشتوں کو سمجھو تو اس وقت ہم ان رشتوں کو سمجھیں۔ جب خدا تعالیٰ کہے کہ ان تعلقات کو قائم کرو تو اس وقت ہم ان تعلقات کو قائم کرنے والے ہوں۔ ہم خدا کے حکم اور ہدایت کے مطابق بنی نوع انسان کی اس رنگ میں خدمت کرنے والے ہوں کہ اس کے بندے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کو سمجھنے لگیں اور دوسری طرف اس کے بندوں کی دنیوی یا نفسانی تکالیف کو دور کریں...... وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ میں اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے جس کی حقیقی تفسیر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں ہمارے سامنے ہے۔ پس اس اسوۂ حسنہ کی پیروی میں قرآن کریم کی روشنی کو دنیا میں پھیلانا ہمارا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فرض کو کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(الفضل ۱۱ر جولائی ۱۹۷۱ء)

اخبارِ قادیان ○:○ — مکرم محمد مصلی صاحب اپنی دختر کے ہمراہ سنگاپور سے مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے مورخہ ۲۹ر فروری کو قادیان تشریف لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے جملہ نیک مقاصد کو پورا فرمائے آمین۔

●— مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ جو اپنے عزیز و اقارب سے ملاقات کی غرض سے پاسپورٹ پر پاکستان گئے ہوئے تھے، مورخہ ۲۹ر فروری کو واپس تشریف لائے ہیں۔

●— مکرم قریشی منظور احمد صاحب سوز ناظر تعلیم اپنی والدہ محترمہ کی وفات پر وطن گئے ہوئے تھے مورخہ یکم مارچ کو واپس تشریف لائے ہیں۔

لندن میں سالانہ تربیتی کلاس کا انعقاد (بقیہ صفحہ اوّل)

عشائیہ تقریب

۳ جنوری کو مسجد فضل لندن کی طرف سے طلباء کے اعزاز میں ایک خصوصی تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ طلباء کے علاوہ بعض عہدیداران جماعت بھی شریک ہوئے۔

عشائیہ کے آخر میں اجتماعی دعا سے قبل آپ نے طلباء سے خطاب فرمایا جس میں آیت قرآنی :-

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ

تلاوت فرما کر تربیتی کلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ بھولنا ایک بشری کمزوری ہے اس لئے ضروری ہے کہ تربیت و اصلاح کی یاد دہانی کے لئے کچھ دن مخصوص کئے جائیں۔ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ یہ کلاس بہت سی برکات کا موجب ہوگی۔

اختتامی اجلاس میں خطاب

۴ جنوری قبل دوپہر تربیتی کلاس کا اختتامی اجلاس منعقد ہوا جس میں علمی و ورزشی مقابلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے نیز تمام طلباء کو خوبصورت طبع شدہ "سند شرکت" دی گئی۔ تقسیم انعامات و اسناد کی کارروائی محترم شیخ صاحب نے ہی سرانجام دی اور آخر میں آپ نے طلباء سے خطاب بھی فرمایا جس کا خلاصہ درج ذیل ہے :-

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا کی قرآنی دعا تلاوت کرنے کے بعد آپ نے بتایا کہ اس تربیتی کلاس کا انعقاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت سکیم تعلیم القرآن کے تحت کیا گیا تھا۔ سو الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور جملہ منتظمین، اساتذہ، والدین اور عہدیداران جماعت کے تعاون سے پہلی سالانہ تربیتی کلاس نہایت کامیابی کیساتھ جاری رہ کر اختتام پذیر ہو رہی ہے آپ نے جملہ معاونین کا شکریہ ادا کیا اور ان کے لئے دعا کی طلباء کو محنت اور قربانی کی عظمت بتاتے ہوئے آپ نے بتایا کہ آج کے بڑے بڑے لیڈر، سائنسدان اور ماہرین علوم ماضی کے بچے ہی ہیں لیکن انہوں نے محنت و قربانی کے سنہری اصولوں کو اپنا کر اپنا مستقبل شاندار بنا لیا۔ لہذا آپ بھی ان سنہری اصولوں پر عمل کر کے ترقی کے ہر میدان کے نامور اور مشہور شاہسوار بنیں۔ آپ نے طلباء کو اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر دوسروں پر ثابت کیا جائے کہ اسلامی تعلیم آج بھی قابل عمل اور بیش بہا برکات کی حامل ہے۔

تبلیغ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے آپ نے طلباء کو بتایا کہ بعض دفعہ بظاہر ایک معمولی سی کوشش نہایت اعلیٰ نتائج پیدا کر دیتی ہے۔ مثلاً نائیجیریا میں تبلیغ احمدیت کی بنیاد ریویو آف ریلیجنز کے ایک پرچہ سے پڑی اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا نہایت مضبوط مشن اور لاکھوں احمدی اس خطہ میں موجود ہیں۔ لہذا آپ بھی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے فریضہ تبلیغ کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ اور گھروں کو جاتے ہوئے لٹریچر کے پیکیٹ لے کر جائیں۔ جو اس غرض کے لئے تیار کروائے گئے ہیں۔ اس موقع پر آپ نے تین دعائیں کرنے کی خاص طور پر تحریک کی :-

اوّل :- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی۔ درازی عمر اور تائید و نصرت الٰہی کے حصول کے لئے۔

دوم :- برطانیہ میں اسلام کی نمایاں ترقی کیلئے

سوم :- برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے زیادہ سے زیادہ دینی مراکز کے قیام کے لئے۔

آخر میں آپ نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ تربیتی کلاس آئندہ ہر سال منعقد ہوگی اس لئے آپ ابھی سے اس میں شرکت کی نیت کریں طلباء سمیت تمام حاضرین نے اس اعلان پر انتہائی خوشی اور مسرت محسوس کی۔

طلباء، والدین اور عہدیداران جماعت کے تأثرات!

طلباء نے اس تربیتی کلاس سے جس رنگ میں فائدہ اُٹھایا ہے اس کا کچھ اندازہ درج ذیل آراء سے بھی ہو سکتا ہے :-

(۱) ایک والدہ نے کہا کہ ہمارا لڑکا کہتا ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ کلاس ہمیشہ جاری رہے اور میں ہمیشہ وہاں رہوں۔

(۲) ایک والد نے کہا کہ کلاس کا ایک فائدہ یہ ہوا ہے کہ بچے نماز کے پابند ہو گئے۔

(۳) ایک طالب علم نے کہا کہ میں نے جتنی باتیں اسلام کے بارہ میں اس ایک ہفتہ میں سیکھی ہیں۔ اتنی اپنی سابقہ ساری زندگی میں نہیں سیکھیں۔

(۴) ایک طالب علم نے کہا کہ ہم محسوس کرتے ہیں کہ اب ہم کسی بھی عیسائی کے ساتھ پورے اعتماد کے ساتھ مذہبی تبادلہ خیالات کر سکتے ہیں۔

(۵) عیسائیت کے رد میں واضح دلائل سننے کے بعد ایک طالب علم نے کہا ہمیں عیسائیوں کے ساتھ مذہبی مباحثہ کا انتظام کرنا چاہیئے۔ انشاء اللہ ہمارے دلائل کے سامنے انہیں انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔

(۶) ایک طالب علم نے اپنے والد سے کہا مجھے اُردو سکھائیں کیونکہ جماعت احمدیہ کا اکثر لٹریچر اُردو زبان میں ہے۔

(۷) ایک عہدیدار جماعت نے کہا کہ جو طلباء کلاس میں شامل ہو کر آئے ہیں۔ وہ جماعت کے مقامی اجلاسات میں بھی ذوق و شوق سے شریک ہونے لگے ہیں اور اجلاسات میں تقریر کرنے کے بھی قابل ہو گئے ہیں۔ مثلاً کلاس کے دو روز بعد ہی ایک اجلاس میں ایک طالب علم نے بالکل زبانی

WHY PORK IS FORBIDDON

کے موضوع پر ایک مدلل اور مؤثر تقریر کی۔

(۸) ایک طالب علم نے کہا کہ ہمارے اپنے سکول کی نسبت ہمیں اس کلاس میں کہیں زیادہ دوستانہ گفتگو کا موقع ملا ہے۔ کیونکہ ہمارے درمیان بہت سے موضوعات مشترک تھے جس پر ہم گفتگو کر سکتے تھے

(۹) ناصرات کے اجلاس میں ایک بچی نے اپنی سیکرٹری سے کہا کہ لڑکیوں کے لئے کیوں ایسی کلاس کا انتظام نہیں کیا جاتا (غالباً اس نے اپنے بھائی سے تربیتی کلاس کی باتیں سن کر اس خواہش کا اظہار کیا)

(۱۰) ایک ننھے طالب علم نے اپنی والدہ سے کہا کہ میں بھی PART TIME مولوی صاحب بنوں گا۔ مزید استفسار پر کہنے لگا کہ میں اپنے گھر میں اذان دوں گا اور نماز پڑھایا کروں گا۔

(۱۱) ایک بزرگ دوست نے لکھا۔ اے کاش ایسے کورس بچوں کے لئے کہیں قبل شروع ہو چکے ہوتے۔

ان چند آراء و تأثرات سے بخوبی علم ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تربیتی کلاس کے نہایت ہی مفید دور رس اور بابرکت نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

تربیتی کلاس کے بارہ میں بعض عمومی باتیں

(۱) احمدیہ مشن یو۔ کے کے زیر اہتمام اپنی نوعیت کی یہ پہلی تقریب ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل میں بھی ہمیشہ ایک مشعل راہ کا کام دے گی۔

(۲) دور و نزدیک سے ۱۴ جماعتوں کے نمائندگان کلاس میں شریک ہوئے۔ یہ تمام نمائندگان خود بھی کلاس کی دینی و روحانی برکات سے متمتع ہوتے رہیں گے اور اپنی اپنی جماعت کے لئے بھی مستعد اور مفید وجود ثابت ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۳) طلباء کی تعداد ۷۵ رہی جبکہ پروگرام تجویز کرتے ہوئے اس سے نصف کی بھی اُمید نہ تھی۔ پھر ۷۵ کا عدد بھی تاریخ احمدیت میں نہایت مبارک ہے کیونکہ جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ سالانہ میں جو ۱۸۹۱ء میں بمقام قادیان منعقد ہوا اور جس کی بنیاد امام آخر الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حکم الٰہی سے اپنے دست مبارک سے رکھی تھی میں ۷۵ احباب ہی شامل ہوئے تھے۔

(۴) یہ تربیتی کلاس مسجد فضل لندن کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ سن تعمیر ۱۹۲۶ء سے سن ہذا ۱۹۷۹ء تک مسلسل سات روز تک پانچوں وقت خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے والوں کی سب سے بڑی تعداد اسی بابرکت موقع پر ہوئی۔

(۵) اس کلاس کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی تھی کہ کلاس سے پہلے دعا کرنے والے متعدد دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے ایسی خوابیں دکھائیں جس سے کلاس کی غیر معمولی کامیابی کی طرف واضح اشارہ تھا۔

(۶) اس بابرکت اجتماع سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کے بچوں کو غیر معمولی ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادوں سے نوازا ہے طلباء کے سوالات اور غیر مانوس مضامین کو بسرعت اخذ کرنے کی قوت سے ان کی اعلیٰ ذہنی استعدادوں کا ثبوت ملا۔ لڑائی جھگڑے سے بالعموم پرہیز کرنے اور اطاعت و فرمانبرداری کا مظاہرہ کرنے سے ان کی اعلیٰ اخلاقی استعدادوں کا اندازہ ہوا اور مسلسل سات روز تک اپنے والدین، عزیزوں اور دوستوں کو چھوڑ کر محض حصول علم دین کے لئے مسجد میں بسرا کرنے اور نرم نرم بستروں کو چھوڑ کر فرش پر لیٹنے سے ان کی قابل قدر اور عظیم روحانی استعدادوں کا اظہار ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک

(منقول از الفضل ربوہ ۱۲ فروری ۱۹۸۰ء)

دُعائے مغفرت

کینیا کے احمدی نوجوان مکرم یونس علی خان صاحب اور ان کے تین بچے اچانک آگ لگ جانے کے باعث شدید طور پر جل گئے تھے۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتدریج بہتر ہو رہی تھی مگر اچانک مؤرخہ ۲۱/۸ کو مکرم یونس علی خانصاحب کی حالت ایکدم تشویشناک ہو گئی اور وہ رات کے تین بجے وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون ٥ جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مرحوم کے والد مکرم یوسف علی خان صاحب نے آتشزدگی کے اس حادثہ کے موقعہ پر بغرض حصول دعا مختلف مدات میں مبلغ ۲۵/ روپے بھی ادا کئے تھے مگر مشیت ایزدی غالب آئی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو نعم البدل سے نوازے اور ان کے ۲۴/ مرحوم بیٹے کے معصوم بچوں کا کفیل و کارساز ہو آمین۔ خاکسار : ڈاکٹر محمد عابد ذلیشی شاہجہانپور ۔

حرم شریف کا سانحہ اور ندوۃ العلماء لکھنؤ کے تاثرات پر ہمارا تبصرہ

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ادارہ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ترجمان پندرہ روزہ "تعمیرِ حیات" کے شمارہ ۲۵ دسمبر ۱۹۷۹ء میں ایک مضمون بعنوان حرم شریف کا سانحہ ــ ایک لمحۂ فکریہ" شائع ہوا ہے اس مضمون کے اقتباسات اور تبصرہ سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس عنوان سے تعلق رکھنے والے خطبہ جمعہ کے دو اقتباس پیش کئے جاتے ہیں جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس ناگہانی حادثہ سے جماعتِ احمدیہ کے قلوب کس قدر متأثر و مجروح ہوئے ہیں چنانچہ حضور فرماتے ہیں:ــ

"آپ سب جانتے ہیں کہ گزشتہ چند روز میرے لئے بھی اور آپ کے لئے بھی انتہائی پریشانی اور کرب میں گزرے۔

ایک انہونا واقعہ ہو گیا۔ فسادی مسجدِ حرام میں داخل ہوئے اور فساد کے حالات انہوں نے پیدا کئے اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے کہ حکومتِ وقت نے حالات پر قابو پا لیا الحمدللہ مگر یہ واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں"۔

فرمایا:ــ

"ہم تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس پاک اور مطہر گھر کی بے حرمتی جس کا تعلق اس عظیم ہستی، اس عظیم وجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے برداشت نہیں کر سکتے لیکن ہمارے پاس جو ہے ہم وہی پیش کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس ایک عارف دل ہے جو حقیقت کو سمجھتا اور ایسے حالات میں بے چین ہوتا ہے، ہمارے پاس وہ آنسو ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور جب ہم جھکتے ہیں تو سجدہ گاہ کو تر کر دیتے ہیں ہمارے پاس وہ پُر سوز دُعا ہے کہ جب وہ آسمانوں کی طرف بلند ہوتی ہے تو عرشِ الٰہی کو ہلا دیتی ہے"۔

(خطبہ ۳ جنوری ۱۹۸۰ء)

حقیقت بھی یہی ہے کہ مسجد حرام کو یہ ایک ایسا تکلیف دہ انہونا اور کربناک حادثہ پیش آیا ہے کہ جس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی چنانچہ تعمیرِ حیات نے اس سانحۂ عظیم کا تجزیہ اس طرح پیش کیا ہے:ــ

"اس حادثہ کے ظاہری اسباب جو کچھ بھی ہوں وہ تو سامنے آ ہی جائیں گے مگر ضروری ہے کہ اس کے چند باریک پہلوؤں کا مطالعہ بھی کیا جائے جنہیں ہمارے نزدیک بنیادی اہمیت حاصل ہے"۔

"بیت اللہ شریف کا کسی سانحہ سے دوچار ہونا حق تعالیٰ کی شدید ترین ناراضگی اور اس کے غضب کی علامت ہے اور اُمّتِ مسلمہ کی وہ بدعملیاں جو غضبِ الٰہی کو دعوت دے رہی ہیں اور جن کا زور اب حرمین شریفین کی طرف بڑھ رہا ہے وہی اس سانحہ کا اصل باعث ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ بیت اللہ شریف کو کوئی ناگہانی حادثہ اسی وقت پیش آیا جبکہ انسانی بدعملی کا پیمانہ لبریز ہو کر چھلک پڑا"۔

"ہماری بدقسمتی کی انتہاء ہے کہ ہمیں اس وقت جبکہ صدی کا آخری سال شروع ہو رہا ہے چند ملحدین نے حرم مقدس کے امن کو پامال کیا اور اسے معرکۂ کارزار میں تبدیل کر دیا حرم شریف کو خون سے رنگین اور بول و براز سے ملوث کیا۔۔۔ اس لئے جن لوگوں نے یہ حرکت کی ہے وہ صرف حرم شریف کی بے حرمتی ہی کے مجرم نہیں بلکہ انہوں نے پوری دنیا کے امن کو آگ لگانے کی کوشش کی ہے اس نکتۂ نظر سے دیکھا جائے تو یہ سانحہ بے حد عجیب اور خطرناک شکل میں سامنے آیا ہے۔ یہ تو حق تعالیٰ شانہٗ کے علم میں ہے کہ پردۂ مستقبل میں کیا پوشیدہ ہے تاہم اس سانحہ کو اولادِ آدم کے لئے ایک تنبیہ، ایک سرزنش اور خطرہ کا الارم ضرور تصور کرنا چاہیئے اور اس خطرہ کی تدبیر بھی صرف رجوع الی اللہ اور اپنے اعمال کی اصلاح ہے ورنہ ظاہر اور مادی تدبیروں سے آسمانی عذاب کو نہیں ٹالا جا سکتا"۔

جب سے علماء سعود کے اکسانے پر جماعت احمدیہ کو الغرض حج ادا کرنے پر پابندیاں لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے تب سے بڑے خطرناک حادثے پیش آ رہے ہیں گزشتہ سال مکہ مکرمہ میں لاتعداد حاجی جل کر مر گئے تھے حاجیوں کے بعض جہاز پہاڑیوں سے ٹکرا کر تباہ ہوئے ایک مرتبہ نائیجیریا کا ایک بحری جہاز تمام حاجیوں کولے کر غرق ہو گیا تھا۔ دو تین سال کی بات ہے اخبارات میں بڑے تعجب سے یہ بات شائع ہوئی تھی کہ حاجیوں کا ایک بہت بڑا بحری جہاز پاکستانی حاجیوں کو لے کر کراچی کی بندرگاہ پر پہنچا تو ان کی تلاشی لینے سے معلوم ہوا کہ غالباً تمام حاجی سمگلر ہیں یعنی سب کے پاس سمگلنگ کا سامان موجود تھا۔ پس یہ مقامِ غور ہے کہ ایک خادمِ اسلام جماعت کو جو جماعتِ احمدیہ ہے اور تمام دنیا میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ بے مثل انداز میں انجام دے رہی ہے اسے حج بیت اللہ سے روکا جا رہا ہے۔ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے بلکہ قرآنِ کریم نے ان لوگوں کو سب سے بڑا ظالم قرار دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مساجد سے ان لوگوں کو روکتے ہیں جو ان میں ذکرِ الٰہی کرتے ہیں۔

لیلائے دُنیا: تعمیر حیات نے اس مقام پر ایک اور امر کی بھی نشاندہی کی ہے

"سعودی عرب دولت کی ریل پیل سے پہلے دنیا طلبی کے لئے کوئی شخص اس طرف کا رُخ نہیں کرتا تھا لیکن جب سے عرب کی زمین سیال سونا اگلنے لگی ہے اس کیفیت میں نمایاں تبدیلی ہونا شروع ہوئی ہے اب انسانوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ دنیا طلبی کی خاطر وہاں کا رُخ کرتے ہیں اور باہر سے لیلائے دنیا کے عشق میں جانے والوں میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہیں وہاں جا کر دینی عبادت تو کیا نصیب ہوتا حرم محترم کے تقدس و حرمت کا بھی کما حقہٗ خیال نہیں کرتے۔

ادھر یہود و نصاریٰ نے مسلمانوں کو تعیش پسندی کی چاٹ لگانے کے لئے وہاں سامانِ عیش کے انبار لگا دیئے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ صرف وہاں رہ کر لوگ دادِ عیش دینے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ وہاں سے واپس آنے والے حجاجِ کرام اور زائرین بھی وہاں سے دنیا ہی کا کوڑا اکٹھا کر کے لاتے ہیں۔ یہ صورتِ حالاتِ اہلِ قلوب کے لئے ایک مدت سے خطرہ کی علامت محسوس ہو رہی تھی مگر افسوس کہ اس "ذوق" میں کمی نہیں ہوئی۔ بلکہ یہ بڑھتا ہی چلا گیا جب مسلمانوں نے اپنی حماقت سے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے مقدس خطّے کو بھی پیرس اور لنڈن کے بازاروں کے ہم شکل بنا دیا اور یہ دنیا طلبی کی کیفیت "مرکزِ تجلیات کو" منہ دکھانے لگی تو حق تعالیٰ شانہٗ نے اس حادثہ کی شکل میں تنبیہ اور سرزنش فرمائی یہ ایک ابتدائی سرزنش ہے اگر صورتِ احوال میں تبدیلی نہ ہوئی تو حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے مزید عتاب و عقاب کا خطرہ سروں پر منڈلا رہا ہے"۔

جب عملی حالت دیوبندیوں۔ ندویوں جماعتِ اسلامی اور سنّیوں وغیرہ کی یہ ہے کہ انہوں نے "مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مقدس خطّے کو بھی پیرس اور لنڈن کا ہم شکل بنا دیا ہے"۔ تو ظاہر ہے ظھر الفساد فی البرّ والبحر کا اس سے بڑھ کر نظارہ اور کوئی نہیں ہو سکتا اور اگر ایسے دور میں مسیح و مہدی کا ظہور نہ ہوتا تو اور کب ہوتا؟ باقی رہی یہ بات کہ یہود و نصاریٰ نے ان مقاماتِ مقدسہ میں سامانِ تعیّش کے انبار لگا دیئے ہیں اور چودھویں صدی کے مندرجہ بالا فرقے اس سے بُری طرح متأثر ہوئے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر خطرناک بات یہ ہے کہ عقائد کے میدان میں ان کے علماء یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم چل کر حدیثِ نبوی کی صداقت ثابت کر رہے ہیں چنانچہ جس طرح یہود نامسعود ایلیا نبی کو بجسمِ خاکی آسمان پر یقین کرتے تھے اور ان کی آمدِ ثانی کے قائل تھے اور اسی بناء پر انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کر دیا تھا اور ان کو صلیب پر مارنے کی کوشش کی تھی اور شدید ترین مخالفت کی تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں موسوی شریعت پر مبعوث ہوئے تھے اسی طرح ان فرقوں کے علماء نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی شدید مخالفت کی جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں آپ کی غلامی میں مبعوث ہوئے۔ اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ایک نبی اللہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسمِ خاکی دو ہزار سال سے آسمان پر زندہ موجود ہیں اور یہ کہ وہ دوبارہ آسمان سے اُتریں گے یہ تو ہوئی یہود سے عقیدۃً مماثلت۔ اسی طرح عیسائیوں سے اس سلسلہ میں یہ مماثلت ہے کہ عیسائی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں اور یہ دیوبندی۔ ندوی۔ مودودی سُنّی وغیرہ فرقوں کے علماء حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدائی صفات دے رہے ہیں مثلاً یہ کہ وہ جسمانی مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے یا یہ کہ وہ حقیقی طور پر خالقِ طیور تھے چمگادڑ وغیرہ انہوں نے تخلیق کئے یا یہ کہ وہ عالم الغیب تھے اور کھایا پیا بتا دیا کرتے تھے وغیرہ۔

پس یہ تو ہم نے دیکھا نہیں کہ یہود و نصاریٰ نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں کس طرح کے انبارِ تعیّش لگا رکھے ہیں اور ان سے کس حد تک لوگ متاثر ہوئے ہیں لیکن ان کے علماء کی یہ حالت تو ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ انہوں نے عقیدۃً یہود و نصاریٰ کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور اسلوبِ قرآن یہ ہے کہ ایمان و عقیدہ مقدم ہے اور اس کے بعد عمل کا سوال پیدا ہوتا ہے پس تمام ذمہ داری ان علماء پر عائد ہوتی ہے انہیں ضرور ٹھنڈے دل کے ساتھ اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئیے۔

سعودی عرب کی حالت: "تعمیر حیات" رقمطراز ہے :-

"سعودی عرب میں دولت کی ریل پیل کا اثر صرف یہی نہیں ہوا کہ اس مقدس ترین روحانی مرکز کو مادی مرکز بنا لیا گیا۔ بلکہ اس کا ایک اثر خود سعودی باشندوں خصوصاً وہاں کے سربرآوردہ افراد پر بھی ہوا کہ ان میں وہ کمزوریاں آئیں جو مال و دولت کی فراوانی کا فطری نتیجہ ہیں ..... دولت کا سیلاب ان اوصافِ اخلاق کو بہا لے گیا ہے جو اس کا طُرّۂ امتیاز ہیں۔ ریڈیو۔ ٹیلویژن کے نغمے عین حرم کے سامنے سُنے جا رہے ہیں۔ مرد و زن کا اختلاط دن بدن شکل اختیار کر رہا ہے۔ تعمیرات اور محلات کا ذوق عام ہو رہا ہے اور اسلام جس ہمدردی، ایثار، جس سادگی کی تعلیم دیتا ہے وہ دن بدن ناپید ہوتی جا رہی ہے خدانخواستہ یہ مادیت کا سیلاب اگر اسی رُخ بہتا رہا تو اسلام کی رُوح کو بھی بہا کر لے جائے گا۔ بہت ممکن یہ کہ یہ سانحہ سعودی حکومت اور اس کے ذمہ داروں کے لئے بھی تنبیہ ہو کہ وہ اپنی روش تبدیل کریں کیونکہ اب کعبہ ناراض ہے۔"

سرکارِ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے جانثاروں کا داخلہ بھی مکہ مکرمہ اور بیت اللہ میں ممنوع قرار دیا گیا تھا جب مکہ کے رہنے والے اس قماش کے لوگ تھے اور آج رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بروزِ کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کا داخلہ ممنوع قرار دینے کی کوشش کی جاتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ؎

اس قدر عرفاں بڑھا میرا کہ کافر ہو گیا
اُنکی نظروں میں جو رکھتا ہے ناحق پیار

پندرھویں صدی: اس کے بعد تعمیر حیات رقمطراز ہے :-

"یہ سانحہ اس وقت پیش آیا ہے جب دُنیا بھر کے اسلامی ممالک میں پندرھویں صدی کے جشن استقبال کی دو سالہ تقریبات کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے یہ سانحہ اس پر بھی تنبیہ ہے کہ اس قسم کے جشن اور یہ نمائشی تقریبات اسلام کے مزاج سے کوئی میل نہیں کھاتے۔"

درحقیقت یہ بھی غیر احمدی علماء کی ہمالیہ سے بھی بڑی غلطی ہے اُن کا فرض تھا کہ وہ اسلامی ممالک کو یہ مشورہ دیتے کہ پندرھویں صدی کا جشنِ استقبال نہ منائیں بلکہ ماتم استقبال منائیں کیونکہ قرآن کریم اور آثار و روایات میں مسیح و مہدی کے ظہور کا زمانہ چودھویں صدی بتایا گیا ہے اور کوئی ایک روایت بھی ایسی نہیں ملتی جس میں پندرھویں یا اس کے بعد کی کسی ایک صدی میں ظہور مسیح و مہدی بتایا گیا ہو لیکن اب جبکہ چودھویں صدی کے لمحات بھی ایک ایک کر کے ختم ہو رہے ہیں تو ان کا مزعومہ مسیح نہ آسمان سے آیا نہ زمین پر مہدی بقول ان کے پیدا ہوا اور جو آیا ہے اور جس کی جماعت کے سامنے یہ اپنے لاؤ لشکر اور تمام مورچہ بندیوں کے باوجود شکست پر شکست نوّے سال سے کھا رہے ہیں ان کو یہ جھوٹا یقین کرتے ہیں گویا یہ علماء زبانِ حال سے کہہ رہے ہیں کہ قرآن و حدیث اور بزرگانِ اُمت کی رُو سے چودھویں صدی میں آنا تھا مسیح کو مگر آ گیا نعوذ باللہ جھوٹا۔ یہ ہے ان چودھویں صدی کے ندوی۔ دیوبندی۔ مودودی وغیرہ علماء کا ایمان و اعتقاد ؎

اپنے ایماں کو ذرا پردہ اُٹھا کر دیکھنا
مجھ کو کافر کہتے کہتے خود نہ ہوں از اہلِ نار

اس موقعہ پر سیدنا حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی ایک مختصر اور فیصلہ کن اور روح پرور تحریر پیش کر رہا ہوں فرمایا:-

"یاد رہے کہ ہمارے اور ہمارے مخالفوں کے صدق و کذب آزمانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات و حیات ہے اگر حضرت عیسیٰ درحقیقت زندہ ہیں تو ہمارے سب دعوے جھوٹے اور سب دلائل ہیچ ہیں اور اگر وہ درحقیقت قرآن کی رُو سے فوت شدہ ہیں تو ہمارے مخالف باطل پر ہیں۔ اب قرآن درمیان میں ہے اس کو سوچو۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴۲)

عالَمِ اسلام: تعمیر حیات رقمطراز ہے :-

"بدقسمتی سے عالمِ اسلام اور اس کے رہنما شدید تضاد کا شکار ہیں ایک طرف "اسلام اسلام" کا نعرہ پوری آہنگی سے بلند کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف عملی زندگی اسلام سے صفر نظر آتی ہے قول و فعل کا یہ تضاد بھی غضب الٰہی کی دعوت دیتا ہے خدا تعالےٰ کا یہ ارشاد ہے کہ اے ایمان والو تم کیوں کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہیں اللہ تعالیٰ کی شدید ناراضگی کا باعث ہے یہ امر کہ تم وہ بات کہو جو کرتے نہیں۔"

ظاہر ہے کہ جب ان کے علماء اور رہنما شدید تضاد کے شکار ہیں اور ان کی عملی زندگی صفر ہے اور یہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں تو یہی ضرورتِ حقّہ اس امر کی متقاضی ہے کہ مسیح و مہدی کا ظہور ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ؎

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

"تعمیر حیات" نے جن دو آیات کریمہ کا ترجمہ پیش کیا ہے وہ سورۃ الصف کی آیات ہیں اور یہ سورۃ پوری کی پوری اس زمانہ سے تعلق رکھتی ہے ورنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے متعلق تو وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ وہ کرتے کچھ تھے اور کہتے کچھ تھے بلکہ وہ بلند پایہ شخصیتیں تو جو کہتی تھیں وہی کرتی بھی تھیں لہٰذا "تعمیر حیات" کا استدلال بالکل درست ہے کہ ان آیات کا مفہوم دورِ حاضر کے ندوی۔ دیوبندی۔ اہلحدیث وغیرہ علماء پر ہی من و عن چسپاں ہو رہا ہے اور پھر سورہ صف میں ہی غلبۂ اسلام کی وہ پیشگوئی موجود ہے جس کے متعلق شیعہ سُنّی مفسرین نے اتفاق کیا ہے کہ یہ پیشگوئی مہدی معہود کے ذریعہ پوری ہوگی اور آج جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے اور پھر سورہ صف میں ہی موسوی و محمدی ادوار کی مشابہت ظاہر کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی "اسمہ احمد" کی بشارت موجود ہے کہ وہ مہدی مسعود جس کا نام حدیثِ نبوی میں "احمد" بتایا گیا ہے وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم احمد کا مظہر ہو گا اور یہ کہ اس کو غیر مسلم قرار دے کر اسلام کی طرف بُلایا جائے گا۔ "وھو یُدعیٰ الی الاسلام" چنانچہ ۱۹۷۴ء میں مسٹر بھٹو اور اس کی حکومت نے جماعتِ احمدیہ کو "غیر مسلم" قرار دیا تھا تو ہندوستان اور دوسرے ممالک کے ندوی۔ مودودی اور دیوبندی علماء نے خوشیوں کے شادیانے بجائے تھے اور یہ لوگ اس عام فہم حقیقت کو بھی سمجھنے سے قاصر تھے کہ کسی حکومت کو یہ حق ہی حاصل نہیں ہوتا کہ وہ کسی کا مذہب اور عقیدہ متعین کرے لہٰذا احمدی پھر بھی مسلمان کے مسلمان ہی رہے اور ان علماء کی ایمانی اور عملی حالت کے "صفر" ہونے کا یہ بھی ایک زبردست ثبوت ہے کہ ایک کروڑ سے بھی زیادہ تعداد میں ساری دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کو بزعم خود "غیر مسلم" قرار دینے کی وجہ سے یہ لوگ خوشیوں کے شادیانے بجا رہے تھے جبکہ صحابہ کرام غیر مسلموں کو مسلمان بنا کر خوش ہوا کرتے تھے بہرحال ان مسلمانوں کی عملی حالت تو بقول تعمیر حیات "صفر" ہے ہی۔ مگر حقیقت اس سے بھی زیادہ گہری ہے کیونکہ ان کی ایمانی اور اعتقادی حالت اس سے بھی بدتر ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

مسلمانو! پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیمِ قرآں کو بُھلایا
رسولِ حق کو مٹی میں سُلایا
مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا
یہ توہیں کر کے پھل ویسا ہی پایا
اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا
(درِ ثمین)

ظہورِ مہدی: "تعمیر حیات" نے اپنے اس مضمون کے آخر میں لکھا ہے :-

"جس سرپھرے گروہ نے حرم شریف کی بے حرمتی کی ہے کہا جاتا ہے کہ اس کا لیڈر مہدی معہود ہونے کا مدعی تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح مہدویت کے جھوٹے دعوے بہت سے لوگوں نے پہلے بھی کئے ہیں اس لئے اس قسم کا جھوٹا دعویٰ اس ملحد گروہ کے امام نے بھی کیا تو جائے تعجب نہیں ..... صبح صادق سے پہلے صبح کاذب طلوع ہوا کرتی ہے حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظہور جس ماحول میں ہوگا اور اس وقت عالمی سیاست کا جو نقشہ ہو گا وہ احادیث شریفہ میں

(باقی صفحہ ۸ پر)

عقیدہ ختمِ نبوت اور سکھ ودوان

از محترم گیانی عبداللہ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

آج کل مشرقی پنجاب کے سکھ پرلیس میں ختم گورد اور اجرائے گورو کی بحث چل رہی ہے۔ نامدھاری فرقہ سے تعلق رکھنے والے لاکھوں سکھوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جب سے یہ دُنیا قائم ہے۔ اور اس میں لوگ بس رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایسے معلمین در ہادی یعنی نبی۔ رسول۔ اور سچے گورو ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ جو لوگوں کو صراط مستقیم بتاتے رہے۔ اور آئندہ بھی ظاہر ہو کر لوگوں کو اپنے پیدا کرنے والے الٰہ العالمین کا راستہ بتاتے رہیں گے۔ اور انہیں شیطان کے پنجہ سے نجات دلاتے رہیں گے۔ اس بارہ میں اُن کی طرف سے اپنے اس عقیدہ کی تائید میں گورو گرنتھ صاحب سے ایسے حوالے بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ گورودُوں کے ظہور کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

"ہر جگہ جگو جگ جگہ جگو
سد پیٹرھی گورو چلندی آئی"
(سری راگ محلہ ۔ صٓ)

لیکن دوسرا طبقہ اس عقیدہ پر قائم ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی نے اپنی وفات کے وقت گورو گرنتھ صاحب کو ہمیشہ کے لئے سکھوں کا گورو قرار دے کر انسان گورو کے ظہور کا سلسلہ بالکل بند کر دیا۔ اب کوئی گورو دُنیا کی اصلاح کے لئے ظاہر نہیں ہوگا۔ گوریائی ہمیشہ کے لئے بند ہو گئی ہے۔ گورو گرنتھ صاحب کو گورو تسلیم کرنے والے سکھوں میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جن کے نزدیک گورو گوبند سنگھ جی نے کبھی گرنتھ صاحب کو گوریائی نہیں دی۔ جیسے پرنسپل گنگا سنگھ جی نے ایک مرتبہ بیان دیا تھا کہ۔

"دسمیش (یعنی گورو گوبند سنگھ جی)
نے کبھی گوریائی گورو گرنتھ صاحب کو نہیں
دی"

(رسالہ امرت۔ امرتسر جولائی ۱۹۵۳ء)

ہمارے معزز دوست سردار سادھو سنگھ جی ہمدرد ایم اے ایل ایل بی۔ چیف ایڈیٹر روزنامہ "اجیت" جالندھر بھی اُن لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کے نزدیک گورو گوبند سنگھ جی نے اپنے بعد گورو گرنتھ صاحب کو گورو قرار دے کر انسان گورودُں کے ظہور کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا تھا۔ اب کوئی بھی شخص گورو بن کر نہیں آسکتا۔

(ملاحظہ ہو اجیت جالندھر ۱۱ فروری ۱۹۸۰ء)

"ہمدرد" جی نے ختم گورو کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ وہ اپنے اسی عقیدہ کی سند پیش نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے۔

"یہ میرے عقیدہ کی بات ہے۔ اس
تعلق میں مَیں کوئی سند پیش نہیں کر سکتا"
(اجیت جالندھر ۱۱ فروری ۱۹۸۰ء)

ہمارے قابل احترام دوست سردار سادھو سنگھ جی "ہمدرد" نے گوریائی کے اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ اور ہمارے عقائد پر تنقید کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔ جماعت احمدیہ موجودہ دور کی ایک الٰہی اور تبلیغی جماعت ہے۔ اس سے تعلق رکھنے والے ہر فرد کا مقصدِ حیات دینِ حق (اسلام) کی تبلیغ اور اشاعت ہے۔ آج تمام دُنیا میں پھیلے ہوئے احمدی مبشرین اور دوسرے تمام لوگ جو خود کو احمدی کہلاتے ہیں اپنے اپنے رنگ اور ڈھنگ سے دینِ حق کی تبلیغ و اشاعت کرنے میں مصروف ہیں۔ اور لوگوں کے دل جیت کر انہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے جھنڈے تلے جمع کرنے میں دن رات کوشاں ہیں۔ ہماری طرف سے زمین کے کناروں تک بسنے والے لوگوں کو یہ دعوت عام ہے کہ وہ جب چاہیں ہمارے عقائد کی تحقیق کر سکتے ہیں۔ البتہ اس سلسلہ میں ہم یہ توقع ضرور کرتے ہیں کہ ہر شخص اس تحقیق کے دوران تہذیب اور اخلاق کی حدود کو پھلانگنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ اور ہمارے کسی بھی عقیدہ کو توڑ موڑ کر اور ہمارے عقاید کے خلاف باتیں ہماری طرف منسوب کرنے کی جسارت نہیں کرے گا۔ ہمارے نزدیک کسی بھی شخص یا جماعت کے کسی بھی عقیدہ کو غلط رنگ میں پیش کرنا اور ان کے نظریات کے خلاف نتائج نکالنا پسندیدہ طریق نہیں۔

ہم اس تعلق میں یہ بات عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمارے دوست "ہمدرد" جی نے ہماری طرف بالکل غلط اور بے بنیاد بات پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہمارے عقاید یا نظریات سے اس کا سرے سے کوئی تعلق نہیں۔ "ہمدرد" جی خود بھی یہ بات پسند نہیں کریں گے کہ کوئی بھی شخص ان کی طرف ایسی غلط باتیں منسوب کر دے۔ جن کا ان کے خیالات اور عقاید سے کوئی تعلق نہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے احمدیت کے تذکرے میں بیان کیا ہے :۔

"احراریوں اور قادیانیوں میں ایک بنیادی جھگڑا ہے۔ وہی جو سکھوں اور نامدھاریوں کے درمیان ہے۔ احراری اس تعلق میں تمام مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اور بیان کرتے ہیں کہ نبوت اور رسالت (رسول) حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ہی ختم ہو گئی ہے۔ قادیانی کہتے ہیں کہ میرزا قادیانی آخری نبی ہیں۔ یعنی آخری رسول ہیں"
(اجیت جالندھر ۱۱ فروری ۱۹۸۰ء)

"ہمدرد" جی نے یہ جو کچھ بیان کیا ہے۔ اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ آج دُنیا کے کسی بھی خطہ میں ایک بھی احمدی مسلمان ایسا نہیں ملے گا۔ جو حضرت میرزا صاحب علیہ السلام کے بارہ یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ حضور آخری نبی ہیں۔ ہم دُنیا کے کونے کونے میں آباد احمدی مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے کہ فخر موجودات سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی خاتم النبیین اور خدا تعالےٰ کے آخری شارع رسول ہیں۔ کسی بھی دوسرے شخص کو خواہ وہ کتنا ہی بڑا بزرگ کیوں نہ ہو یہ مقام مرتبہ حاصل نہیں ہے۔ اس تعلق میں سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا واضح ارشاد ہے کہ :۔

"مجھے جل شانہ کی قسم ہے کہ مَیں کافر
نہیں ہوں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ پر میرا عقیدہ ہے اور ولکن رسول
اللہ وخاتم النبیین کی نسبت میرا ایمان
ہے" (کرامات الصادقین صٓ)

حضور علیہ السلام نے اس سلسلہ میں یہ بھی فرمایا :۔

"مَیں جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ
وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور
جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو
بے دین اور دائرہ اسلام سے
خارج سمجھتا ہوں"
(تقریر واجب الاعلان صٓ)

پس خدا کے جس برگزیدہ بندے نے نہایت واضح الفاظ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کیا ہو۔ اور جو ختم نبوت کے منکر کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتا ہو اس کی قائم کردہ جماعت سے متعلق کسی بھی شخص کا یہ بیان کرنا۔ وہ آنحضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور آخری رسول تسلیم نہیں کرتی ایک ایسی جسارت ہے۔ جس کی مثال شاید ہی مل سکے۔ ہم اکناف عالم میں پھیلے ہوئے تمام احمدی مسلمان حضرت میرزا صاحب علیہ السلام کو نہیں بلکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی خاتم النبیین اور خدا تعالےٰ کا آخری رسول یقین کرتے ہیں۔ ہمارے عقاید کی رو سے جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے کسی اور کو خاتم النبیین اور آخری رسول مانتا ہے۔ وہ اور تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ لیکن مسلمان نہیں اس کا اسلام سے نہ کوئی تعلق ہے اور نہ واسطہ۔

ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی نبی ضرور یقین کرتے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں دُنیا کی اصلاح کے لئے مامور کیا ہے۔ حضور کی بعثت کی غرض :۔

"یحی الدین ویقیم الشریعۃ"

ہے۔ اس کے سوائے اور کچھ بھی نہیں۔ دوسرے مسلمانوں کو ہم سے اس بارہ میں اختلاف ہے۔ اور وہ بھی ہمارے عقاید پر تنقید کرتے وقت سردار سادھو سنگھ جی "ہمدرد" کی طرح ہمارے عقاید اور نظریات کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ سردار سادھو سنگھ جی "ہمدرد" اپنے ملک بھارت کے کسی بھی احمدی سے مل کر ان باتوں کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ ہر احمدی ختم نبوت کے بارہ میں اسی عقیدہ پر قائم ہے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اُمتی نبی ہی یقین کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے :۔

"اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ
کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی
کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ
کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی
پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ
کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت
قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"
(حقیقۃ الوحی صٓ حاشیہ)

الغرض حقیقت یہی ہے کہ جماعت احمدیہ کا قیام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین اور آخری رسول ہونا لازم ملزوم باتیں ہیں۔ ہمارے عقیدہ کی رو سے اگر خدائے ذوالجلال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار نہ دیتا تو جماعت احمدیہ کبھی بھی وجود میں نہ آتی۔ پس جماعت احمدیہ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا ایک چمکتا نشان ہے۔ خواہ کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ ہمارے عقیدہ کی رو سے صرف اور صرف رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہی خاتم النبیین اور خدا تعالےٰ کے آخری رسول ہیں۔ آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور حضور کی روحانی توجہ نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے۔ کسی اور کو نہیں۔ ہمارے دوسرے مسلمان بھائی اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور وہ اُلٹا ہمیں ہی ختم نبوت کے منکر قرار دینے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے ان غلطی خوردہ بھائیوں میں ایسے عالم بھی موجود ہیں۔ جن کے یہی خیالات ہیں۔ چنانچہ دار العلوم دیوبند کے مہتمم جناب قاری محمد طیب صاحب نے اس بارہ میں بیان کیا ہے :۔

"حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں
نکلتی۔ بلکہ نبوت بخشی بھی نکلتی ہے۔

جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آیا نبی ہو گیا"۔

پس یہی حضور کے خاتم النبیین یا آخری رسول ہونے کی حقیقی تفسیر اور تشریح ہے۔ آپ کی پیروی کرنے سے انسان نبوت کے کمالات کا وارث ہو جاتا ہے۔ اور یہ مقام اور مرتبہ بجز آپ کے کسی اور نبی کو حاصل نہیں۔ مگر آج کل کے ملاں لوگ اس کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

اسلام کی تاریخ شاہد ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر خاتم النبیین والی آیت ۵ھ میں نازل ہوئی تھی۔ جس میں فرمایا گیا:۔

"ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین"
(قرآن شریف سورۃ احزاب ع ۵ سپ ۲۲)

ایک اہل حدیث عالم نے قرآن پاک کی اس مقدس آیت کا یوں ترجمہ کیا ہے:۔

"محمد تمہارے باپوں سے زیادہ تم پر شفیق ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کے برگزیدہ پیغمبر ہیں۔ جن پر کل نبیوں کے تمام درجے ختم کر دیئے گئے ہیں"
(صحیفہ اہل حدیث کراچی دسمبر ۱۹۵۱ء)

اور آپ کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا وصال ۹ھ میں ہوا تھا۔ حضور نے اس کے جنازہ پر کھڑے ہو کر فرمایا تھا:۔

"لو عاش لکان صدیقاً نبیاً"۔
(ابن ماجہ کتاب الجنائز)

یعنی اگر میرا بیٹا زندہ رہتا تو یقیناً سچا نبی ہوتا۔

اسلام کے تمام بڑے بڑے بزرگان سلف نے یہ تسلیم کیا ہے کہ آپ کے فرزند ارجمند کا نبی ہونا آپ کے خاتم النبیین ہونے کے منافی نہیں۔ کیونکہ وہ حضور کا پیروکار اور حضور کی شریعت کے تابع ہوتا۔ اس کی نبوت حضور کی نبوت سے الگ تھلگ نہ ہوتی۔ الغرض آپ کی غلامی میں کسی شخص کا مقام نبوت کو حاصل کرنا آپ کی شان اور مرتبہ کے خلاف نہیں ورنہ حضورؐ یہ فرمانے کی بجائے:۔

"اگر میرا بیٹا زندہ رہتا تو یقیناً سچا نبی ہوتا"

یہ فرماتے کہ:۔

"اگر میرا بیٹا زندہ بھی رہتا تو نبی نہ ہوتا کیونکہ میرے بعد کوئی بھی نبی نہیں"۔

اسی طرح اسلامی کتب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ جب آپ کے اس بیٹے کو قبر میں لٹایا گیا تو حضور نے اس پر اپنا دستِ مبارک پھیرتے ہوئے فرمایا:۔

"اما واللّٰہ انہ لنبی ابن نبی"
(الفتاوی الحدیثیہ لابن حجر الہیتمی ص ۱۲۵)

یعنی خدا کی قسم بے شک یہ ضرور نبی ہے۔ نبی کا بیٹا ہے۔

ان ہر دو احادیث سے یہ واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ارجمند بالقوۃ نبی ضرور تھے۔ اور یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی منکشف ہوا تھا۔ اسی لئے آپ نے خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان فرمایا کہ وہ نبی اور ابن نبی ہے۔ اگر زندہ رہتا تو ضرور سچا نبی ہوتا۔

پس ہمارے نزدیک رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی روحانی یا جسمانی بیٹے کا مقام نبوت پر فائز ہونا حضورؐ کے خاتم النبیین ہونے کے خلاف نہیں۔ کیونکہ ایسا نبی حضورؐ کا اُمتی اور شریعت کے تابع ہوگا۔ نہ کہ الگ تھلگ۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ آپ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہو گئے اور اب کمال نبوت صرف اسی شخص کو ملے گا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مُہر رکھتا ہوگا۔ اور اس طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہوگا"
(ریویو مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی ص ۶)

پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی روحانی یا جسمانی بیٹے کا مقام نبوت پر فائز ہونا۔ حضورؐ کے خاتم النبیین اور آخری رسول ہونے کے منافی نہیں۔ بلکہ یہ حضورؐ کے خاتم النبیین ہونے کا ایک عملی ثبوت ہے۔ کیونکہ یہ مقام اور مرتبہ دوسرے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا۔ حضور کی توجہ روحانی ہی نبی تراش ہے۔ کسی اور کی نہیں۔ اس میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم منفرد ہیں۔ دوسرے مسلمانوں کو اس سے انکار ہے۔ ان کے نزدیک یہ نظریہ درست نہیں۔

[illegible] مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ بھی حضور کے روحانی فرزند جلیل ہونے کی حیثیت سے ہے۔ چنانچہ حضورؑ کے ایک الہام میں بھی حضورؑ کو رسول پاک کا بیٹا قرار دیا گیا ہے جیسا کہ:۔

"انت منی بمنزلۃ ولدی [illegible]"
(تذکرہ ص ۴۴۶)

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ارجمند [illegible] ساتھ ہوں۔ (دنیا تیرا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے گی)

غرض یہی درست عقیدہ ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضورؐ کے کسی بیٹے کا مقام نبوت پر فائز ہونا حضورؐ کی ختم نبوت کے منافی نہیں۔ اگر منافی ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فرزند ارجمند کی وفات پر یہ ہرگز ہرگز نہ فرماتے کہ اگر یہ زندہ رہتا تو ضرور سچا نبی ہوتا۔ [illegible] کہ اگر یہ زندہ بھی رہتا تو نبی نہ ہوتا۔ کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

باقی رہا کسی شخص کا حضورؐ کے مقابلہ پر نبوت کا دعویٰ کرنا۔ ایسے دعویٰ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمان ہے:۔

"لعنت ہے۔ اس شخص پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے علیحدہ ہو کر نبوت کا دعویٰ کرے"۔ (چشمہ معرفت ص ۳۲۷)

ایک اور مقام پر حضورؑ نے اپنے بارہ میں یہ فرمایا ہے:۔

"میں صرف نبی نہیں۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی ہوں تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور کمالِ فیضان ثابت ہو"
(حقیقۃ الوحی ص ۱۵۵)

ہم آخر میں سردار سادھو سنگھ جی "ہمدرد" کی خدمت میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ انہوں نے بلاوجہ ہماری طرف ایسی باتیں منسوب کر دی ہیں کہ جن کا ہمارے نظریات اور عقاید سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے یہ بے بنیاد اور ہمارے عقاید کے خلاف باتیں ہماری طرف منسوب کر کے ہمارے دل دکھانے کی کوشش کی ہے۔ ہم ان کے لئے دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ ان کے حال پر رحم فرمائے۔

اور آئندہ ایسی غلطی کے مرتکب نہ ہوں۔

ہم تو یہ جانتے ہیں کہ دنیا کے کسی مذہب یا فرقہ کے بارے میں غلط باتیں پھیلانے سے چپ رہنا بدرجہا بہتر ہے۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ سردار "ہمدرد" جی خود بھی یہ کبھی پسند نہیں کریں گے کہ کوئی شخص ان سے متعلق یہ کہے کہ سردار سادھو سنگھ جی ہمدرد گورو گوبند سنگھ جی یا گورو نانک صاحب کو نہیں مانتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اسلام پر قربان ہے

تعمیر حیات کا نقشہ شریف

تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔ اب کیا موجودہ حالات میں منطبق کر کے دیکھا جائے۔ تو بالکل صاف نظر آتا ہے کہ ابھی تک وہ نقشہ نہیں بنا"

اس مقام پر "تعمیر حیات" کے مضمون نگار نے بہت بُری طرح ٹھوکر کھائی ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے مضمون میں ظہر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ خود کھینچا ہے۔ اسے وہ صبح کاذب قرار دے سکتا تھا اور صبح صادق اس کے ساتھ ہی ملی ہوئی ہوتی ہے جب مامور زمانہ کا ظہور ہوتا ہے وہ صبح صادق ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا فرض تھا کہ مسیح و مہدی کے ظہور کی نشان دہی کرتا۔ یہی لوگ کہا کرتے تھے کہ مہدی کا نام محمد ہوگا اس کے باپ کا نام عبد اللہ ہوگا۔ وہ بیت اللہ سے ظاہر ہوگا۔ چنانچہ یہ سب [illegible] اس شخص میں موجود تھیں جس نے اپنے ساتھیو [illegible] کو بول و براز سے ملوث کر کے [illegible] یہی بے حرمتی کہ جسے ایک احمدی ایک [illegible] کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتا

علاوہ ازیں "تعمیر حیات" کا یہ فقرہ کہ:۔

"مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح مہدویت کے جھوٹے دعوے بہت سے لوگوں نے پہلے بھی کئے ہیں"۔

بہت ہی قابل غور ہے اس فقرہ میں مضمون نگار غیر ارادی طور پر احمدیت کی صداقت کا اظہار کر گیا ہے تاریخ [illegible] رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] متعدد مدعیان نبوت [illegible] ہوئے مگر آج ان کا ایک بھی نام لیوا روئے زمین پر موجود نہیں ہے۔ البتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی ہر جگہ موجود ہیں۔ اسی طرح حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعوے ماموریت کے بعد بقول "تعمیر حیات" بہت سے مہدی پیدا ہوئے مگر آج ان کا ایک بھی نام لیوا روئے زمین پر موجود نہیں ہے۔ جبکہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے جاں نثار روئے زمین پر ایک کروڑ سے بھی زیادہ تعداد میں موجود ہیں۔ پس یہ موازنہ جو انہوں نے خود پیش کیا ہے ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ جماعت احمدیہ کے بدترین مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"واقعاتِ گذشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے مدعی نبوت کو سرسبزی نہیں دکھائی یہی وجہ ہے کہ دنیا میں باوجود غیر متناہی مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی اُمت کا ثبوت قانون بھی نہیں بتلاتا۔ مسیلمہ کذاب اور عبید اللہ مہدی نے ... دعویٰ نبوت کئے اور کیسے کیسے جھوٹ خدا پر باندھے لیکن آخر کار خدا کے زبردست قانون کے نیچے آ کر کچلے گئے ... وہ تھوڑے دنوں میں بہت کچھ ترقی کر چکے تھے مگر نا بچے"
(مقدمہ تفسیر ثنائی ص ۱۷)

باقی رہا مضمون نگار کا یہ خیال کہ "ابھی نقشہ نہیں بنا" درست نہیں ہے۔ اول تو جیسا کہ بتایا گیا ہے انتظار کی گھڑیاں ایک ایک کر کے ختم ہو چکی ہیں اور پندرھویں صدی ہجری یا اس کے بعد کی کسی صدی میں مسیح و مہدی کے ظہور کی کوئی ایک روایت بھی موجود نہیں ہے۔ دوم یہ کہ وہ تمام علامات جو زمانہ مسیح و مہدی سے تعلق رکھتی ہیں موجودہ زمانہ میں تمام و کمال پوری ہو کر بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعویٰ ماموریت کی صداقت پر گواہی دے رہی ہیں۔

حقیقت یہی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:۔

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا
(درثمین)

ترسیل زر اور دیگر انتظامی امور کے بارہ میں مینیجر بدر سے اور مضامین سے متعلق امور [illegible] ایڈیٹر سے خط و کتابت فرمائیں۔

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اطفال الاحمدیہ قادیان

مورخہ ۲۰-۲-۸۰ بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں اطفال الاحمدیہ کے زیر اہتمام مکرم مولوی شریف احمد خوشنما صاحب ناظم تربیت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت عزیز مبارک احمد تقوی نے کی اور عزیز بلال احمد نے عہد اطفال الاحمدیہ دہرایا۔ ملک نعیم احمد نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد عزیز منیر احمد بنگالی۔ سعید احمد بشیر۔ خاکسار صغیر احمد طاہر۔ عزیز محمد موسیٰ نے تقاریر کیں۔ دوران تقاریر عزیز شریف احمد حیدر آبادی اور مبارک احمد چیمہ نے نظمیں سنائیں آخر میں صدر جلسہ کی تقریر کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار صغیر احمد طاہر نائب ناظم اطفال۔

جماعت احمدیہ مدراس

مورخہ ۲۰-۲-۸۰ کو احمدیہ دار التبلیغ میں مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ مکرم نعیم احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور رفیق احمد صاحب کی تامل زبان میں نظم کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔ مکرم شیخ علی صاحب مکرم عبد المالک صاحب۔ مکرم ابشارت احمد صاحب۔ مکرم رفیق احمد صاحب۔ مکرم منصور احمد صاحب۔ مکرم محمد احمد صاحب بی۔ ایس سی۔ اور مکرم محی الدین علی صاحب نے تامل میں مکرم محمد احمد اللہ صاحب۔ مکرم محمد اسد اللہ صاحب۔ مکرم محمد عظیم الدین صاحب حیدر آبادی۔ مکرم محمد ظفر اللہ صاحب نوجوان اور مکرم محمد عصمت اللہ صاحب نے اُردو میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف شقوں کے بارہ میں تقاریر کیں۔ مکرم قیصر محمود صاحب نے انگریزی میں اپنے دورۂ فرانکفورٹ۔ نیو یارک، واشنگٹن اور لندن وغیرہ کے حالات سُنائے اور بتایا کہ میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کی شق "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا" کے بارہ میں عینی شاہد ہوں کہ یہ پیشگوئی پوری شان سے پوری ہو چکی ہے۔ موصوف نے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی زیارت اور عمرہ کرنے کی سعادت بھی حاصل کی ہے۔ اس کے بعد خاکسار اور صدر جلسہ کی تقاریر ہوئیں اور بعد دُعا جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ کے بعد مکرم محمد احمد اللہ صاحب نے چائے اور لوازمات سے حاضرین کی تواضع کی۔ جلسہ میں زیر تبلیغ احباب بھی معقول تعداد میں شریک ہوئے۔

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ انچارج مدراس

یادگیر / بارطی پورہ

مورخہ ۲۰-۲-۸۰ کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام محترم حکیم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ مکرم میر عبد الرشید صاحب نے تلاوت کی اور عزیز محمود داؤد احمد ٹاک نے نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم ارشد احمد خان صاحب ڈاکٹر میر عبد الرحمٰن۔ مکرم مظفر احمد صاحب ٹاک۔ مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک وکیل۔ مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک اور صدر جلسہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے بارہ میں تقاریر کیں۔ دوران تقاریر مکرم شوکت احمد خان صاحب نے نظم پڑھی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

خاکسار۔ میر عبد الرحمٰن قائد مجلس

لجنہ اماء اللہ یادگیر

جلسہ یوم مصلح موعودؓ خاکسار کے مکان پر مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ کی تلاوت سے شروع ہوا مکرمہ مریم بی صاحبہ نے حمد پڑھی۔ بعدہٗ مکرمہ علیم النساء صاحبہ۔ مکرمہ شکیلہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ دلشاد بیگم صاحبہ اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے بارہ میں تقاریر کیں۔ چھوٹی لڑکیوں نے بھی مضمون پڑھے۔ مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ۔ مکرمہ مریم بی صاحبہ نے نظمیں سنائیں۔ جلسہ کے بعد بہنوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔

خاکسار۔ نعیم النساء صدر لجنہ

جماعت احمدیہ پینگاڈی

مورخہ ۲۰-۲-۸۰ کو بعد نماز مغرب وعشاء مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم صدیق امیر علی صاحب موگرال۔ مکرم ایم جمیل احمد صاحب۔ مکرم سی ایچ عبد الحمید صاحب نے تقاریر کیں اور صدر جلسہ کی تقریر کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

خاکسار۔ این کنجی احمد سیکرٹری تبلیغ۔

شاہجہانپور

مورخہ ۲۰-۲-۸۰ کو بعد نماز عشاء خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت عزیز محمد زاہد قریشی نے کی اور عبد الباسط فضل نے نظم سُنائی محترم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی نے پیشگوئی کا متن سُنایا آخر میں خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلو بیان کئے بعد دُعا اجلاس برخواست ہوا۔

خاکسار۔ عبد الحق فضل مبلغ

بھدرواہ

مورخہ ۲۰-۲-۸۰ کو بعد نماز ظہر مکرم ماسٹر عبد الرزاق صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ سے قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ٹیپ شدہ تقریر سُنائی گئی۔ بچوں اور بچیوں نے مختلف نظمیں سُنائیں۔ اس کے بعد تلاوت کلام پاک ہوئی اور بعد میں خاکسار محمد یوسف انور۔ مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب منٹو اشی۔ مکرم ماسٹر عبد الحفیظ صاحب طاہر۔ مکرم ملک محمد اقبال صاحب۔ مکرم فرید احمد صاحب ڈانی نے تقاریر کیں۔ بعد دُعا جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار۔ محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ

جموں

مورخہ ۲۰-۲-۸۰ کو مسجد احمدیہ جموں میں مکرم فیاض احمد صاحب لون آف کاٹھپورہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم غلام رسول صاحب ڈانی نے تلاوت کی اور مکرم محمد یونس صاحب نے نظم پڑھی۔ بعد میں صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض بیان کی اور پیشگوئی کا متن سُنایا۔ عزیز شوکت احمد نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم بابو محمد یوسف صاحب صدر جماعت۔ مکرم غلام محی الدین صاحب اور خاکسار محمد مقبول طاہر نے تقاریر کیں۔ مکرم غلام رسول صاحب ڈانی نے نظم سُنائی۔ بعد دُعا جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار۔ ملک محمد مقبول طاہر مبلغ سلسلہ۔

اٹارسی

مورخہ ۲۰-۲-۸۰ کو بعد نماز عشاء دار التبلیغ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ مکرم غضنفر حسین صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد خاکسار نے نظم پڑھی۔ اور خاکسار نے ہی جلسہ کی غرض و غایت وغیرہ بیان کی۔ اس کے بعد مکرم عبد الباری صاحب۔ مکرم ابرار حسین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار۔ ایم عبد المومن مبلغ

کانپور

مورخہ ۲۳-۲-۸۰ کو محترم محمد احمد صاحب سیکرٹری مال کے مکان پر جلسہ مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ مکرم محمد لطیف صاحب صدر جماعت نے جلسہ کی صدارت کی۔ مکرم مولوی محمد اکبر صاحب کی تلاوت کلام پاک اور عزیز آفتاب احمد خان کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ۔ مکرم محمد رشید صاحب صدیقی۔ مکرم ظفر عالم صاحب سولیجہ۔ مکرم الحاج ظفر عالم خان صاحب۔ مکرم عبد الستار صاحب صدیقی اور صدر جلسہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کی مختلف شقوں کے بارہ میں تقاریر کیں۔ دورانِ جلسہ مکرم محمد عتیق صاحب و مکرم محمد حنیف خان صاحب۔ مکرم شفیق احمد صاحب نے نظمیں سُنائیں۔ سامعین کی مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

خاکسار۔ محمد شفیع سیکرٹری تبلیغ۔

برہ پورہ

مورخہ ۲۰-۲-۸۰ کو بعد نماز ظہر جلسہ یوم مصلح موعودؓ محترم حسن خان صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم سید فیروز الدین صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد عزیزہ فوزیہ بُشریٰ خاکسار سید عبد الرفیع اور عزیزہ سیما بُشریٰ نے نظمیں پڑھیں اس کے بعد عزیزم انور رضا خان۔ مکرم محمد اظہر خان صاحب مکرم سید عبد الحق صاحب مکرم سید عبد الفہیم صاحب صدر جماعت نے مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ مکرم سید عبد الغنی صاحب نے نظم سنائی اور آخر میں صدر جلسہ کی تقریر ہوئی بعد دُعا اجلاس برخواست ہوا۔ جلسہ میں مستورات بھی شریک ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری نیک مساعی میں برکت ڈالے آمین

خاکسار۔ سید عبد الرفیع برہ پورہ

بمبئی

مورخہ ۲۰-۲-۸۰ کو الحق بلڈنگ میں جلسہ مصلح موعودؓ خاکسار محمد سلیمان صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم عبد الباری صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم حبیب عبد اللہ کی نظم کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ نے پیشگوئی کا متن سُنایا۔ اس کے بعد مکرم وسیم احمد صاحب عبد اللہ۔ مکرم عبد الشکور صاحب ہریکیر۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم۔ مکرم یوسف علی صاحب عرفانی اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ بعد دُعا جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار۔ محمد سلیمان صدر جماعت

موسیٰ بنی مائنز

مورخہ ۲۰-۲-۸۰ کو بعد نماز مغرب جلسہ مصلح موعودؓ خاکسار کی زیر صدارت مکرم فرید احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم مبارک احمد صاحب کی نظم سے شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم منور احمد صاحب۔ مکرم خلیل احمد صاحب۔ مکرم شیخ ہمدم احمد صاحب مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دورانِ تقاریر مکرم شیخ داروغہ صاحب نے نظم سنائی۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔

خاکسار۔ شمس الحق خان معتمد۔

لجنہ اماء اللہ موسیٰ بنی مائنز

مورخہ ۲۰-۲-۸۰ کو خاکسار کی زیر صدارت مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ کی تلاوت سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرمہ شوکت بی بی صاحبہ نے نظم سُنائی۔ بعدہٗ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ رابعہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ نصیر بیگم صاحبہ۔ مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دورانِ تقاریر مکرمہ امۃ المتین صاحبہ نے نظم پڑھی۔

خاکسار گلشن بی بی صدر لجنہ

شاہجہانپور

جلسہ یوم مصلح موعودؓ مورخہ ۲۰-۲-۸۰ کو منعقد ہوا۔ محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ عزیزہ عابدہ انجم نے نظم سُنائی۔ بعدہٗ مکرمہ امۃ الباری صاحبہ۔ مکرمہ مبارکہ مریم صاحبہ۔ امۃ القیوم پروین۔ مکرمہ محبوب ظفر مند صاحبہ۔ نے تقاریر کیں۔ دورانِ تقاریر مکرمہ حفیظ قدوس صاحبہ اور دیگر بعض بچیوں نے نظمیں سنائیں۔ نیز دورانِ اجلاس مکرمہ نائب صدر لجنہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں چند سوال بھی حاضرات سے پوچھے جن کے بعض نے تسلی بخش جوابات دیئے۔ دُعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار۔ آفریدہ حمید سیکرٹری لجنہ

کرڈاپلی

کرڈاپلی کی لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ نے اس دفعہ یوم مصلح موعودؓ کے موقعہ پر دو دن جلسے منعقد کئے۔ پہلے

ن لجنہ اماء اللہ کی چودہ ممبرات نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ اور دوسرے دن ناصرات الاحمدیہ کی سترہ ممبرات نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے بارہ میں چھوٹی چھوٹی سی تقاریر کیں۔ ہر دو دن جلسے تلاوت کلام پاک کے بعد نظم سے شروع ہوتے رہے۔ ہر دو دن کی صدارت خاکسار نے کی۔ اور ہماری بہت سی ممبرات جلسوں کو سننے کے لئے دور ونزدیک سے تشریف لائیں۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں حضور رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خاکسار۔ رشیدہ بیگم صدر لجنہ

جماعت احمدیہ رشی نگر

مورخہ ۲۰/۲ کو مکرم عبد السبحان صاحب گنائی صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ مصلح موعودؓ بعد نماز مغرب وعشاء منعقد ہوا۔ مکرم محمد شفیع صاحب گنائی کی تلاوت کلام پاک اور مکرم عبد الحی صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم ماسٹر عبد السلام صاحب لون۔ مکرم عبد المجید صاحب منظر اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ بعد دُعا جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار۔ نذیر احمد گنائی۔

ناصر آباد

مورخہ ۲۰/۲ کو مکرم غلام نبی صاحب منصور کی زیر صدارت جلسہ مصلح موعودؓ مکرم غلام محمد صاحب ڈار کی تلاوت سے شروع ہوا۔ مکرم غلام احمد صاحب قوال نے نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم محمد امین صاحب ..ہر۔ مکرم عبد المنان صاحب راتھر اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دوران تقاریر مکرم داؤد احمد صاحب شاد نے نظم سنائی۔ بعد دُعا اجلاس برخواست ہوا۔

خاکسار۔ مبارک احمد عابد سیکرٹری تبلیغ

سکندر آباد

مورخہ ۲۰/۲ کو اللہ دین بلڈنگ میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی کی صدارت میں جلسہ مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ مکرم حسن محمود عودہ صاحب آف اسرائیل نے تلاوت کلام پاک کی اور عزیز منصور احمد صاحب متین نے نظم سنائی۔ بعدہٗ محترم بشیر الدین الہ دین صاحب نے پیشگوئی کا متن سنایا۔ اور اس کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ نے تقریر کی۔ مکرم حسن محمود عودہ صاحب نے عربی میں تقریر کی جس کا ترجمہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے سنایا۔ اور ساتھ ہی محترم مولوی ... صاحب نے ایک تقریر بھی کی۔ آخر میں خاکسار کی تقریر ہوئی اور بعد دُعا جلسہ برخواست ہوا۔ اس موقع پر مکرم فاروق احمد صاحب نے P.H.D پاس کرنے کی خوشی میں شیرینی تقسیم کی۔

خاکسار۔ یوسف احمد الہ دین
سیکرٹری تبلیغ

راٹھا

مورخہ ۲۳/۲ کو مسجد احمدیہ راٹھا میں مکرم انوار محمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ مصلح موعودؓ مکرم محمد انعام صاحب ذاکر کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ مکرم محمد اکبر صاحب نائب ناظر بیت المال آمد نے پیشگوئی کا متن سنایا۔ بعدہٗ عزیزہ افشاں سحر نے تقریر کی اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر بیت المال نے نظم سنائی۔ اس کے بعد خاکسار محمد عمر تیماپوری مکرم محمد انعام صاحب ذاکر نے تقاریر کیں۔ مکرم اکرام محمد صاحب نے نظم سنائی۔ اور آخر میں مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے تقریر کی۔ بعد دُعا جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار۔ محمد عمر تیماپوری مبلغ

صالح نگر

مورخہ ۲۰/۲ کو رات آٹھ بجے جلسہ مصلح موعودؓ خاکسار کی صدارت میں مکرم نور خاں صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم سعید احمد صاحب کی نظم سے شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم ماسٹر سعید احمد صاحب سیکرٹری مال۔ مکرم ماسٹر عزیز احمد صاحب اور خاکسار منور احمد خاں نے مصلح موعودؓ کی پیشگوئی سے متعلق تقاریر کیں۔ بعد دُعا جلسہ برخواست ہوا۔ احباب جماعت سے خصوصی درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

خاکسار۔ منور احمد خاں

تیماپور

مورخہ ۲۰/۲ کو بعد نماز عشاء جلسہ مصلح موعودؓ خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم خوانی کے بعد پانچ تقاریر ہوئیں اور چار نظمیں سنائی گئیں۔ بعد دُعا جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار۔ سید محمد یوسف تیماپوری

لجنہ اماء اللہ یادگیر

جلسہ کا آغاز بعد نماز جمعہ محترمہ اہلیہ صاحبہ سیٹھ محمد الیاس صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ نے تلاوت کلام پاک کی۔ عزیزہ سراج النساء نے نظم سنائی۔ بعدہٗ عزیزہ شاہدہ شیرین صاحبہ۔ مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ۔ خاکسار امۃ المتین اور مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر عزیزہ امۃ الباسط نعیم اور عزیزہ بشریٰ مبارکہ نے نظمیں سنائیں۔ جلسہ کے آخر میں محترمہ والدہ صاحبہ سیٹھ محمد الیاس صاحب کے وصال پر لجنہ کی طرف سے قرار داد تعزیت پیش کی گئی۔ بعد دُعا جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار۔ امۃ المتین سیکرٹری لجنہ

ناصرات الاحمدیہ شاہجہانپور

مورخہ ۲۰/۲ کو صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کی صدارت میں جلسہ مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ عزیزہ بشریٰ فضل کی تلاوت کے بعد عزیزہ مبشرہ حمید نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں عزیزہ بشریٰ۔ عزیزہ مبارکہ۔ عزیزہ سعیدہ حبیب۔ عزیزہ شبانہ انجم نے تقاریر کیں۔ مبشرہ فضل نے نظم پڑھی۔ بعد دُعا جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار۔ حمیدہ خاتون سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ۔

عہدیداران انصار اللہ کی توجہ کے لئے

انتخابات

ابھی تک صرف پانچ مجالس انصار اللہ کے نئے انتخابات ہوئے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پچاس مجالس انصار اللہ قائم ہیں۔ اور باقی جماعتوں میں مجالس انصار اللہ کا قیام ضروری ہے۔ لہٰذا آئندہ تین سال یعنی ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء کے لئے زعیم / زعیم اعلیٰ کا انتخاب کروا کر اس کی رپورٹ مرکز میں جلد بھجوائیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"اس کے ساتھ ہی بیرونی جماعتوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی مجالس تو اکثر جگہ قائم ہی ہیں۔ اب انہیں ہر جگہ چالیس سال سے زائد عمر والوں کے لئے مجالس انصار اللہ قائم کرنی چاہئیں۔" (الفضل یکم اگست ۱۹۴۰ء)

چندہ مجلس انصار اللہ

مجلس انصار اللہ کے ماہوار چندہ کی شرح صرف ایک پیسہ فی روپیہ فی رکن ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"میں سمجھتا ہوں جب تک انصار اللہ اپنی ترقی کے لئے صحیح طریق اختیار نہیں کریں گے۔ اس وقت تک انہیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ مثلاً میں نے انہیں توجہ دلائی تھی کہ وہ اپنے کام کی توسیع کے لئے روپیہ جمع کریں۔ اور اُسے مناسب اور ضروری کاموں پر خرچ کریں۔" (الفضل ۷ نومبر ۱۹۴۳ء)

اخبار بدر

ہر رکن کو اخبار بدر کے مطالعہ کی تحریک کی جائے۔ اُن کے نام پرچہ جاری کیا جائے۔ اور اخبار بدر کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کی جائے۔ زعماء / زعماء اعلیٰ ایسے نومبائعین کے پتہ جات ارسال فرمائیں۔ جو اخبار بدر خریدنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ اُن کے نام دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے اخبار بدر جاری کروا دیا جائے گا۔

ذکر الٰہی کا روحانی پروگرام

اس ضمن میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے سلسلہ میں جس روحانی پروگرام کا اعلان فرمایا ہے۔ اس کا التزام ہر رکن سے کرایا جائے۔

تعلیم القرآن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا کام مجلس انصار اللہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔" (الفضل ۱۹ فروری ۱۹۶۶ء)

"ہم پر واجب ہے کہ ہر احمدی مرد، ہر احمدی عورت، ہر احمدی بچہ، ہر احمدی بوڑھا پہلے اپنے دل کو نورِ قرآن سے منور کرے۔ قرآن سیکھے، قرآن پڑھے اور قرآن کے معارف سے اپنا سینہ و دل بھرے اور معمور کرے۔ ایک نورِ مجسم بن جائے۔ قرآن کریم میں ایسا محو ہو جائے، قرآن کریم میں ایسا گم ہو جائے، قرآن کریم میں ایسا فنا ہو جائے کہ دیکھنے والوں کو اس کے وجود میں قرآن کریم کا ہی نور نظر آئے۔ اور پھر ایک معلم اور اُستاد کی حیثیت سے تمام دُنیا کے سینوں کو انوارِ قرآن سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائیں۔" (الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ شیموگہ

مورخہ ۲۱/۲ کو مکرم منظور احمد صاحب کے ہاں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ مکرمہ وجیہہ بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد عزیزہ امۃ الرشید اور شرف النساء صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد مکرمہ میمونہ بیگم صاحبہ۔ مکرمہ شمس النساء صاحبہ۔ مکرمہ نجم النساء صاحبہ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ۔ خاکسار خورشید بیگم اور مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔ دوران تقاریر مکرمہ امۃ الرشیم صاحبہ اور مکرمہ صابرہ بیگم صاحبہ نے نظمیں سنائیں۔ بعد دُعا جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار۔ خورشید بیگم
سیکرٹری لجنہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ماموں زاد بھائی اور برادر نسبتی مکرم محمد ناصر صاحب قریشی کی اسکوٹر کے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے بائیں کہنی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے پلاسٹر چڑھ گیا ہے۔ طبیعت اللہ کے فضل سے ٹھیک ہے کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ ان کی ہمشیرہ (میری اہلیہ) مبارکہ بیگم صاحبہ نے مختلف مدات میں ۱۰۱ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاھا اللہ خیراً۔

خاکسار۔ ڈاکٹر محمد عابد قریشی شاہجہانپور۔

۲۔ میرا درم فیاض احمد صاحب دسویں کا امتحان دے رہے ہیں۔ امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے نیز والدین کی صحت وسلامتی کے لئے تمام احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ صفیر احمد طاہر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

قادیان میں رخصتانہ کی ایک تقریب

مورخہ ۲۲/۲/۸۰ کو مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی درویش نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی دختر عزیزہ جمیلہ سلطانہ سلمہا کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ قبل ازیں اُن کے نکاح کا اعلان مکرم سید طاہر احمد صاحب ابن مکرم سید منظور علی صاحب مقیم نیوجرسی (امریکہ) کے ساتھ ہو چکا تھا۔

چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دُولہا کی گلپوشی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے اجتماعی دُعا فرمائی۔ بعدہٗ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ ازاں بعد برات مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش کے مکان پر گئی جہاں مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی نے برات کے بیٹھنے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ وہاں بھی تلاوت و نظم کے بعد محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے کثیر احباب کے ساتھ اس تقریب کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دُعا فرمائی۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۳/۲/۸۰ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے عزیزہ زکیہ سُلطانہ صاحبہ بنت مکرم محمد عبد الستار صاحب فاروقی ساکن حیدرآباد کے نکاح کا اعلان مکرم محمد نصیر الدین صاحب ابن مکرم حافظ الدین صاحب درویش کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔ لڑکی کے والد چونکہ بوقتِ نکاح قادیان نہیں پہنچ سکتے تھے اس لئے ان کی طرف سے بطور وکیل محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید نے ایجاب و قبول کیا۔ اس خوشی کے موقعہ پر بطور شکرانہ مختلف مدات میں مکرم محمد عبد الستار صاحب فاروقی نے مبلغ چالیس روپے اور مکرم حافظ الدین صاحب نے مبلغ پانچ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ احباب اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اعلان برائے لجنات و ناصرات بھارت

لجنہ اماء اللہ بھارت کا دینی امتحان ماہ جولائی کے آخری اتوار کو ہوگا۔ اور ناصرات الاحمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان جون کے آخری اتوار کو ہوگا۔ ہر لجنہ کو اس امتحان کا نصاب بھجوایا جا چکا ہے۔ برائے مہربانی تمام لجنات جلد از جلد اطلاع دیں کہ ان کو لجنہ کے کتنے پرچے بھجوائے جائیں اور ناصرات کے گروپ اوّل اور دوم کے کتنے کتنے پرچے بھجوائے جائیں۔ نیز جن لجنات نے کتب ابھی تک نہیں منگوائی وہ جلد کتب منگوا کر امتحان کی تیاری کرنا شروع کر دیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رپورٹوں کا خلاصہ گزشتہ اشاعت میں شائع کیا جا چکا ہے۔ مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں اس وقت موصول ہوئیں جبکہ پرچہ پریس میں جا چکا تھا۔ ذیل میں ان کے نام دیئے جا رہے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔ ——— ایڈیٹر بدر۔

چنتہ کنٹہ - ایرا بورم - شورت - برہ پورہ - لجنہ اماء اللہ کنگ - لجنہ اماء اللہ شیموگہ۔

درخواستِ دُعا

مکرم محمد لطیف صاحب شاکر آف لندن کی لڑکی عزیزہ شاہدہ شاکر سلمہا لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ کامل صحت و شفایابی کیلئے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار حافظ الدین درویش قادیان)

"مسیح ہندوستان میں"

اراکین مجالس خدام الاحمدیہ کے ماہانہ مطالعہ کے سلسلہ میں ماہ مارچ ۱۹۸۰ء کے لئے کاسر صلیب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "مسیح ہندوستان میں" کا نصف اوّل مقرر ہے ——— حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات۔ آپ کی کشمیر کی طرف ہجرت۔ بنی اسرائیل کے گم شدہ قبائل کی تلاش اور ان میں تبلیغ اور پھر اپنا مشن پورا کرنے کے بعد کشمیر ہی میں طبعی وفات اور اس طرح صلیبی عقیدہ کے بطلان کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب کو کیسے عظیم الشان اور مسکت دلائل اور لاجواب شواہد سے آراستہ کیا ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد ہی آپ اس حقیقت سے روشناس ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

کُلُوْا جَمِیْعًا

مورخہ ۲۲/۲/۸۰ بروز جمعہ بعد نماز مغرب احاطہ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں اطفال الاحمدیہ کا کلوا جمیعًا کا پروگرام ہوا۔ عزیز ناصر علی عثمان کی تلاوت کے بعد عزیز عبد الرحمٰن نے نظم پڑھ کر سُنائی۔ اور کلوا جمیعًا کے بعد مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے اطفال کو اُن کی بعض ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دُعا کے ساتھ ہمارا یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار: صغیر احمد طاہر نائب ناظم اطفال الاحمدیہ قادیان

درخواستِ دُعا

(۱) مکرم قمر الدین صاحب شاہین مقیم لندن اڑھائی ماہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کا مشورہ دیا ہے لیکن موصوف کو اپریشن کے بارے میں شرح صدر نہیں ہے۔ جملہ احباب کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے موصوف کو اپریشن کے بغیر ہی شفائے کامل عطا کرے اور اگر اس کے علم میں اپریشن ناگزیر ہو تو اسے ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ آمین۔

(۲) مکرم محمد احمد صاحب ابن خان بہادر پروفیسر محمد صاحب مرحوم آف مدراس حال مقیم سکندرآباد مختلف پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ موصوف اعانتِ بدر میں مبلغ دس روپے ادا کر کے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اعانت کو قبول فرمائے اور پریشانیاں دُور فرمائے۔ آمین۔ (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES - 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیسد رسول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز۔
مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور۔ (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس،
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE No. 76360.

مالی قربانیوں سے مال میں کمی نہیں آتی!

خدا تعالیٰ زمین و آسمان کے سارے خزانوں کا مالک ہے۔ اس کے خزانوں میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ اس کا بندہ خدا کی راہ میں جیسے جیسے خرچ کرتا جاتا ہے، خدا تعالیٰ برابر اس کو اپنی نعمتوں سے نوازتا جاتا ہے۔ اور اس کے مال میں کمی نہیں آنے دیتا۔ خدا تعالیٰ مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (سورۃ سبا)

یعنی اے مومنو! جو کچھ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو اس کی جگہ وہ مزید رزق تم کو دیتا ہے اور وہ بہترین رازق ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی احباب جماعت کو مالی قربانیوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے آتا ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ اُسے ضرور پائے گا۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۵۴)

مندرجہ بالا ارشادِ خداوندی اور ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش کرتے ہوئے میں جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی مالی قربانیوں کے معیار کو بلند کرکے اپنے اموال کو بابرکت بنائیں۔ ہمارے وہ عزیزان و بزرگان جو اپنی صحیح آمد پر مقررہ شرح پر چندہ ادا نہیں کرتے ہیں یا وہ دوست جو بقایا دار اور نادہند ہیں وہ اپنی آمد کو چھپا کر یا بچا کر مرکزی اور مقامی عہدیداران مال کو تو دھوکا دے سکتے ہیں، مگر خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ان کی کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے۔ دعویٰ تو یہ ہو کہ ہم احمدی ہیں اور عمل اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے مطابق نہ ہو، یہ طریق خدا تعالیٰ کی نظر میں پسندیدہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ طریق رزق اور مال میں خیر و برکت کا موجب ہو سکتا ہے۔ ایک مخلص احمدی کے لئے یہ خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔ آمین۔

پس ایسے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مالی قربانیوں کا جائزہ لے کر جہاں کمی ہے اس کو پورا کریں اور باقاعدہ اور باشرح چندہ جات ادا کرنے کا التزام فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے رزق اور مال میں ضرور خیر و برکت دے گا۔ ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

قائدین مجالس اور ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

احمدی بچوں کی روحانی و جسمانی تربیت اور مستقبل میں انہیں اسلام و احمدیت کے لئے مفید وجود بنانے کی ذمہ داری حضرت مصلح موعودؓ نے خدام الاحمدیہ کے ذمہ ڈالی ہے۔ پس جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت شعبۂ اطفال کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ اور درج ذیل امور کو عملی جامہ پہنا کر اپنی رپورٹ سے دفتر مرکزیہ کو اطلاع دیں۔ اس سلسلہ میں ہر مجلس کو خطوط کے ذریعہ بھی یاددہانی کرائی جا رہی ہے۔

۱۔ تمام قائدین مجالس اپنی اپنی مجلس میں ناظم اطفال کو نامزد کریں۔ اور لائحہ عمل میں درج شدہ امور کے مطابق اطفال کی تنظیم کو ناظم اطفال کی مدد سے چلائیں۔ اپنی اپنی مجلس کے ناظم اطفال کا نام مع مکمل ایڈریس مرکز کو بھجوائیں۔

۲۔ جملہ اطفال کی تجنید و فہرست اسماء اطفال مع ولدیت و عمر مطبوعہ فارم پر ارسال کریں۔

۳۔ تشخیص بجٹ اطفال مطبوعہ فارم پر بناکر ارسال کریں۔

۴۔ ہر ماہ کی "رپورٹ کارگزاری اطفال" مطبوعہ فارم پر آنا لازمی ہے۔ اجتماع کے موقع پر خصوصی امتیاز حاصل کرنے کے لئے ہر ماہ کی رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ سے پہلے آنی چاہیئے۔

۵۔ اطفال کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ اس سلسلہ میں جس حد تک ممکن ہو کلاسز کا انتظام کیا جائے۔ اور اس میں مرکز کی طرف سے مقرر کردہ نصاب "کامیابی کی راہیں" پڑھائیں۔

۶۔ جو اطفال گزشتہ سال "ستارۂ اطفال" کا امتحان پاس کر چکے ہیں، وہ امسال "ہلال اطفال" کے امتحان میں شریک ہوں گے۔ ستارۂ اطفال کے لئے "کامیابی کی راہیں حصہ اوّل" مقرر ہے۔ اور اس کا امتحان زبانی ہوگا۔ "ہلال اطفال" کے لئے "کامیابی کی راہیں حصہ دوم" مقرر ہے۔ اور اس کا امتحان تحریری ہوگا۔ کتب جس قدر تعداد میں مطلوب ہوں دفتر مرکزیہ سے قیمتاً فوری طور پر منگوا لیں۔

۷۔ اطفال کے اجتماعات، جلسوں اور کلاسز کے مواقع پر وقتاً فوقتاً ان کی صفائی کا بھی جائزہ لیتے رہیں۔ ہر طفل اپنے کپڑوں۔ دانتوں اور ناخنوں کی صفائی کا خیال رکھے۔

نوٹ:-

اگر آپ کے پاس فارم تجنید اطفال۔ فارم تشخیص بجٹ اطفال یا فارم رپورٹ کارگزاری اطفال موجود نہ ہوں تو فوری اطلاع دیں!!

مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اخبار بدر کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

(۱) مقام اشاعت ——— قادیان
(۲) وقفۂ اشاعت ——— ہفتہ وار
(۳)، (۴) پرنٹر و پبلشر ——— (ملک) صلاح الدین
قومیت ——— ہندوستانی
پتہ ——— محلہ احمدیہ قادیان
(۵) ایڈیٹر کا نام ——— خورشید احمد انور
قومیت ——— ہندوستانی
پتہ ——— محلہ احمدیہ قادیان
(۶) اخبار بدر کے مالک فرد یا ادارہ کا نام ——— صدر انجمن احمدیہ قادیان

میں ملک صلاح الدین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے صحیح ہیں۔

(ملک) صلاح الدین ایم۔ اے۔ پبلشر قادیان

آندھرا پردیش میں سالانہ جلسے

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی منظوری سے آندھرا پردیش میں سالانہ جلسوں کا پروگرام ترتیب دیا گیا ہے مرکز سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان ان اجلاسات کو خطاب کرنے کے لئے شرکت فرما رہے ہیں۔

مورخہ ۱۷ – ۱۸ر اپریل ۱۹۸۰ء چنتہ کنٹہ میں سالانہ جلسہ منعقد ہوگا۔ نیز ۱۹ – ۲۰ر اپریل ۱۹۸۰ء حیدر آباد میں عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے ان جلسوں میں شرکت کی استدعا کی جاتی ہے۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ حیدر آباد اور چنتہ کنٹہ کے ذمہ ہوگا۔ جو دوست شرکت فرمانا چاہیں قبل ازیں بذریعہ خط مطلع فرمائیں۔ تمام احباب جماعت سے ان اجلاسات کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: (سیٹھ) محمد معین الدین احمدی امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد و چنتہ کنٹہ
۱۱ – ۵ – ۱۴۸ لال ٹیکری۔ حیدر آباد — ۵۰۰۰۰۴

خط و کتابت کرتے ہوئے اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کیجئے (مینیجر بدر)